﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی إسرائيل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد۶ جمعۃالمبارک ۱۰/دسمبر ۱۹۹۹ء شمارہ ۵۰

یکم/رمضان المبارک ۱۴۲۰ ہجری ☆ ۱۰/فتح ۱۳۷۸ ہجری شمسی

سحری اور افطار

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"روزے کے دنوں میں سحری کھایاکرو کیونکہ سحری کھا کر روزہ رکھنے میں برکت ہے۔

(بخاری کتاب الصوم باب برکۃ السحور و مسلم)

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"جب رات آجائے اور دن چلا جائے یعنی سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کو روزہ کھول لینا چاہئے۔ (بخاری کتاب الصوم)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

قرآن کریم کے احکامات پر چلنے اور منہیات سے بچنے کی توفیق عطا ہونے کی کلید اور قوّت دعا ہے۔دعا کو مضبوطی سے پکڑلو پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا

"قرآن شریف کے ۳۰ سپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کون سی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر عمل درآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت "دعا" ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا"۔ (الحکم ۲۴/ستمبر ۱۹۰۴ء جلد ۸ نمبر ۳۲ صفحہ ۴)

"جو شخص قرآن شریف کا پیرو ہو کر محبت اور صدق کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے وہ ظلی طور پر خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے۔ یہ سب نتیجہ اس زبردست طاقت اور خاصیت کا ہوتا ہے جو خدا کے کلام قرآن شریف میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ وہ زبردست طاقت اور خاصیت کسی اور کتاب میں نہیں جو کسی قوم کے نزدیک کتاب الہامی سمجھی جاتی ہے"۔ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۲۷)

"غرض قرآن شریف کی زبردست طاقتوں میں سے ایک یہ طاقت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دیئے جاتے ہیں اور وہ اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ دنیا اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ چنانچہ میں یہی دعویٰ رکھتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ اگر دنیا کے تمام مخالف کیا مشرق کے اور کیا مغرب کے ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور نشانوں اور خوارق میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں تو میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اور توفیق سے سب پر غالب رہوں گا۔ اور یہ غلبہ اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ میری روح میں کچھ زیادہ طاقت ہے بلکہ اس وجہ سے ہوگا کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس کے کلام قرآن شریف کی زبردست طاقت اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی روحانی قوت اور اعلیٰ مرتبت کا میں ثبوت دوں اور اُس نے محض اپنے فضل سے، نہ میرے کسی ہنر سے، مجھے یہ توفیق دی ہے کہ میں اُس کے عظیم الشان نبی اور اُس کے قوی الطاقت کلام کی پیروی کرتا ہوں"۔ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۹، ۳۱۰)

قرآن کریم کو ظاہری طور پر پڑھ لینا اور آگے پڑھانا کافی نہیں ہوا کرتا۔ کوشش کریں کہ قرآن کریم کے مفاہیم کو سمجھیں اور جب بچوں کو پڑھائیں تو ان کے دل میں بھی اس کا مفہوم اترے

احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے قرآن مجید کے فضائل و برکات و تاثیرات کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۶/نومبر ۱۹۹۹ء)

لندن (۲۶/نومبر): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۱۰ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد قرآن مجید کی عظمت اور اس کی تلاوت کی اہمیت اور اس کی برکات کے تعلق میں مختلف احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بیان کرتے ہوئے احباب کو ضروری نصائح فرمائیں۔

حضور نے بتایا کہ ایک حدیث میں بیان ہے کہ جس شخص کو قرآن کریم کی تلاوت نے اپنی حاجات کے لئے خدا تعالیٰ سے مانگنے سے روکے رکھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ میں مانگنے والوں کو دیتا ہوں اس میں سے بہترین اسے دوں گا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ ذکر الٰہی میں اور قرآن مجید کی تلاوت میں ایسے مصروف رہتے ہیں کہ انہیں اپنے لئے مانگنے کی ہوش ہی نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ ان کی ضرورت کو جانتا ہے اور اس کا وعدہ ہے کہ وہ مانگنے والوں کو جو

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

رمضان المبارک میں درس قرآن مجید

حسب سابق امسال بھی ماہ رمضان کے بابرکت ایام میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فضل لندن میں روزانہ (ماسوائے جمعۃ المبارک کے) نماز ظہر سے قبل قریباً سوا گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک قرآن مجید کا درس ارشاد فرمائیں گے۔ یہ درس ایم ٹی اے (MTA) انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر ہوگا اور مختلف زبانوں میں اس کے رواں ترجمہ کا بھی انتظام ہوگا۔

احباب کرام نہ صرف خود بھی اپنے افراد خاندان کے ساتھ اس عالمی درس میں باقاعدگی سے شمولیت کر کے اس کی برکات سے فیضیاب ہوں بلکہ اپنے غیر از جماعت شریف النفس دوست احباب کو بھی اس پاکیزہ مجلس میں شامل کر کے ثواب حاصل کریں۔

نماز جنازہ غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعرات ۲ر دسمبر ۱۹۹۹ء بعد از نماز ظہر و عصر مسجد فضل لندن میں حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۱...... مکرم چوہدری محمد عظیم باجوہ صاحب ولد مکرم چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ آف کراچی۔

آپ ۲۵ر نومبر ۱۹۹۹ء کو بعمر ۹۷ سال وفات پاگئے۔ بہت مخلص اور غیر معمولی بہادر بزرگ تھے۔ موصی تھے اور پیدائشی احمدی تھے۔ اس طرح صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کی تدفین قطعہ صحابہ نمبر ۹ بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی ہے۔

۲...... مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ربوہ۔

آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ یکم دسمبر ۱۹۹۹ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال فرماگئے۔ آپ کی عمر ۸۱ سال تھی۔ آپ دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ آپ بھی بہت نڈر اور دینی غیرت رکھنے والے انسان تھے۔

۱۹۴۴ء میں جلسہ مصلح موعود دہلی کے انتظامات میں نمایاں حصہ لیا۔ پارٹیشن سے پہلے آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر دہلی کی جماعت میں خدمات انجام دیں۔ اور خصوصاً پارٹیشن کے ایام میں آپ کو بعض اہم اور غیر معمولی خدمات بجالانے کا موقعہ ملا۔

آپ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ اور حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کے داماد تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی صاحبزادی امتہ الحبیب بیگم صاحبہ (جو بیگم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ہیں) اور دو بیٹے عطا فرمائے۔ بڑے بیٹے مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب طارق امیر ضلع جہلم اور دوسرے بیٹے مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے داماد ہیں۔

۳...... مکرم امتیاز احمد صاحب باجوہ لاہور ولد چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ (مرحوم)۔

آپ مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ کے بہنوئی تھے۔ مخلص خاندان سے تعلق ہے۔ لاہور میں بحیثیت آڈیٹر انصار اللہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کی والدہ نے اپنے شوہر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے وصال کے بعد تمام عمر بڑے صبر اور وفا سے یتیم بچوں کی پرورش کی اور امتیاز باجوہ مرحوم ان کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ اس عمر میں ان کے لئے یہ صدمہ بہت صبر آزما ہے۔ ان کو بھی احباب اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

کچھ عطا فرماتا ہے اس میں سے بہترین انہیں عطا فرمائے گا۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قرآن والے اللہ کے عزیز ہیں یعنی جو قرآن سے محبت کرتے ہیں وہ اللہ کو بہت پیارے ہیں۔ نیز آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جس نے خود قرآن کو پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اس حدیث کے تعلق میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بہت سی عورتیں ایسی ہیں جن کا شغل یہ ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ صرف ظاہری طور پر پڑھ لینا اور آگے پڑھانا کافی نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے کوشش کریں کہ قرآن کریم کے مفاہیم کو سمجھیں اور جب بچوں کو پڑھائیں تو ان کے دل میں بھی اس کا مفہوم اترے۔ اس سے عام پڑھانے کی نسبت زیادہ ثواب ہوگا اور ان خواتین کی اپنی تربیت بھی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے احادیث نبویہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے بطور شفیع آئے گا۔ اسی طرح حدیث ہے کہ قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن تو زینت بخشنے والا ہے مگر جب اچھی آواز سے اس کی تلاوت کی جائے تو اس کا زیادہ اچھا اثر پڑتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ وہ لوگ جن کے لئے قرآن پڑھنا مشکل ہے مگر اس کے باوجود وہ قرآن پڑھتے ہیں انہیں دوہرا اجر ملے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مشکل کو اس زمانے میں ایسے بھی سمجھ سکتے ہیں کہ احمدیوں کو پاکستان میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی اجازت نہیں اور جب وہ تلاوت کرتے ہیں تو انہیں اس کی سزا ملتی ہے۔ ایسے حالات میں تلاوت قرآن زیادہ اجر کی مستحق ہے۔ دوسرے بعض وقت نیند کے غلبہ سے آدمی جب تھکا ہوا ہو تو قرآن پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔ اس وقت بھی انسان اگر کوشش کرے تو اس کے لئے دہرا اجر ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف ارشادات پڑھ کر سنائے جن میں قرآن مجید کے فضائل اور برکات کا ذکر ہے۔ اور نہایت اہم نصائح ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو ایک مہجور کی طرح نہ چھوڑو۔ کامیاب وہی لوگ ہونگے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔ قرآن کریم کی برکت سے کرامات ظاہر ہوتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے ان ارشادات عالیہ کے ساتھ ساتھ ضروری وضاحتیں کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ کے فضل سے احمدیوں کو قرآن مجید کی برکات عطا ہوتی ہیں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

دوائے رنج والم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — علاجِ حسرت و غم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
خدا کی برکت و رحمت کا ایک بحرِ عظیم — کلید فیض و کرم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
جو مشکلات و مصائب میں ساتھ دیتا ہے — کفیلِ جاہ و حشم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
وہ جس کے ذکر سے جنت کا باب کھلتا ہے — نوید باغِ ارم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
زمیں سے تا بفلک ہو گئی فضا روشن — وہ آیا نورِ اتم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
ندیمِ نوع بشر لا کلام دنیا میں — رفیقِ راہِ عدم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
یہی ہے کلمۂ وحدت ازل سے تا بہ ابد — جو عرش پر ہے رَقم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
جہاں سے شرک کو یکسر مٹا دیا جس نے — گرائے جس نے صنم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
بفضل حضرت ایزد نجات کا موجب — مدارِ لطف و کرم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
جمال و خُلقِ محمدؐ کی بات کیا کہئے — کہ وہ ہے حسنِ اتم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
غلام جس کے جہاں کے امام ہوتے ہیں — وہی ہے شاہِ اُمم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
جہاں پہ غلبۂ اسلام اب مقدر ہے — ہمیں خدا کی قسم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
خدا کے دین کی خدمت میں دن بدن ہر سو — بڑھیں گے اپنے قدم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
بلند کرتے رہیں گے تمام عالم میں — ہم اپنے دیں کا علم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
خدا کے واسطے اک دن ضرور جیتیں گے — دلوں کو پیار سے ہم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
درِ حبیب پہ دیوار ہو گئی حائل — یہ کس قدر ہے ستم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
بیانِ مدحتِ احمدؐ پہ ناز کرتے ہیں — زبان و دست و قلم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہی ہے کلمۂ وحدت جو شاد پڑھتے ہیں
بہت خلوص سے ہم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(محمد ابراهیم شاد)

سَیِّدُالْاِسْتِغْفَار پڑھنے کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۸ء کو درس قرآن مجید ارشاد فرماتے ہوئے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۱۱ کی تشریح میں فرمایا کہ آج کل رمضان کا مہینہ ہے جو استغفار کا مہینہ ہے۔ بہت لوگ حاجت روائی کے لئے خط لکھتے ہیں۔ ان کو یاد رہے کہ حاجت براری سے پہلے استغفار ضروری ہے۔ رسول کریم ﷺ کا وعدہ ہے کہ پھر ان کو رزق دیا جائے گا اور تنگیاں دور کر دی جائیں گی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس شخص کو مبارک ہو جس کے نامۂ اعمال میں استغفار بہت پایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو استغفار عام لوگ کرتے ہیں وہ اس سے بہت مختلف ہے جو آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے بخاری کتاب الدعوات سے آنحضرت ﷺ کا استغفار پیش فرمایا اور فرمایا کہ یہ بہت اعلیٰ مضمون ہے۔ جن احباب جماعت کو اس کا عربی متن یاد رکھنا مشکل ہے اس کا ترجمہ اور مضمون حاضر رکھیں اور اپنے الفاظ میں استغفار کیا کریں۔ یہ سید الاستغفار ہے۔ اس کو اس رمضان کے تحفے کے طور پر یاد رکھیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی یقین کے ساتھ دن کو یہ دعا کرے اور شام سے پہلے مر جائے تو وہ اہلِ جنت میں سے ہوگا۔ اسی طرح جو شخص رات کو یہ دعا کرے اور صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ بھی اہلِ جنت میں شامل ہوگا۔ ذیل میں سید الاستغفار کا اصل متن اور ترجمہ درج کیا جا رہا ہے۔

"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِی، وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَااسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِی، فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ"۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار)

(ترجمہ): اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں حسب توفیق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے عمل کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں اپنی ذات پر تیری نعمتوں اور احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔ پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔

رمضان المبارک کی اہمیت و برکات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا:

"اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن میں سے ایک ہے کہ "رمض تپش کو کہتے ہیں"۔ یہ آپ کی تحریر ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ رمضان یعنی دو گرمیاں۔ رمضان، رمض یعنی گرمی کو کہتے ہیں یہ نام اسی لئے رکھا گیا کہ رمضان گرمی کے مہینے میں شروع ہوا تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یہ غلط بات ہے۔ دو گرمیاں ایک اور مضمون اپنے اندر رکھتا ہے اور اس کا گرمی کے مہینے میں شروع ہونے سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر جب میں نے تحقیق کی کہ رمضان کب شروع ہوا تھا تو سردیاں بنتی تھیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات مجھے یقین تھا کہ اسی طرح ثابت ہوگی۔ رمضان کا آغاز سردیوں میں ہوا ہے گرمیوں میں ہوا ہی نہیں۔

پس آپ فرماتے ہیں: "اس لئے روحانی اور جسمانی تپش مل کر رمضان ہوا"۔ یعنی جسمانی طور پر انسان بھوک پیاس کی شدت برداشت کرتا ہے اور جدوجہد بہت کرتا ہے رمضان میں۔ یہ اس کے لئے ایک حرارت ہے۔ اور روحانی طور پر اس کی روح میں غیر معمولی طور پر گرمی پائی جاتی ہے اور بڑے جوش کے ساتھ اپنے رب کی طرف لپکتی ہے۔ پس یہ دو گرمیاں ہیں جو مل کر رمضان ہوا۔ "اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔ اب "اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں"، اس کا مطلب یہ ہے کہ سخت دلوں کو پگھلانے کے لئے رمضان کو ایک خاص مزاج عطا ہوا ہے۔ اور امر واقعہ یہی ہے کہ بہت سے سخت دل جو عام دنوں میں نرم نہیں ہوتے اور خدا تعالیٰ کے لئے اپنے آپ کو پگھلتا ہوا محسوس نہیں کرتے رمضان میں بعض ایسی راتیں آتی ہیں کہ بے اختیار ان کے دل خدا کے حضور سجدوں میں پگھل کر بہنے لگتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ "رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں" یہ بے تعلق نہیں بلکہ حقیقتاً ہم نے اس کو ایسا ہی دیکھا ہے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نسبتاً لمبے اقتباسات میں سے میں کچھ پڑھ کے سناتا ہوں۔ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۲ ۱۲۳

"تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزے کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے"۔

مَن شَھِدَ مِنکُمُ الشَّھرَ فَلیَصُمہُ یہ مضمون وہی ہے۔ رمضان کو جو دیکھے وہ اس میں روزہ رکھے۔ شَھِدَ کا مطلب ہے اپنی آنکھوں سے دیکھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تشریح فرمائی ہے جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ پس تم میں سے وہی ہے جو رمضان کو دیکھتا ہے، جو رمضان کو دیکھتا ان معنوں میں ہے کہ اس میں داخل ہو کر اپنی آنکھوں سے گواہی دے سکے، اپنے دل سے گواہی دے سکے یہ تو میرا ایسا ملک ہے جس میں جا چکا ہوں اور اس کے حالات کو جانتا ہوں۔

روزہ سے تزکیہ نفس ہوتا ہے

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربے سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں"۔

پس رمضان کے مہینے میں کھانے میں زیادتی رمضان کا حق ادا نہیں کرتی بلکہ رفتہ رفتہ کھانے میں کمی رمضان کا حق ادا کرتی ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ شروع میں تو بھوک نہیں لگتی اس وقت میں اسلئے نسبتاً کم کھاتے ہیں اور جوں جوں رمضان آگے بڑھتا جاتا ہے وہ زیادہ کھانے لگتے ہیں یہاں تک کہ آخری دنوں میں تو رمضان ان کو پتلا کرنے کی بجائے موٹا کر جاتا ہے۔ یہ جسم کی فربہی دراصل نفس کی فربہی بھی ہو سکتی ہے۔ اسلئے عام طور پر بھولے پن میں، لاعلمی میں لوگ ایسا کرتے ہیں مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "تزکیہ نفس ہوتا ہے" جو کم کھانے سے زیادہ ہوتا ہے۔ پس جتنا آپ کم کھانے کی طرف متوجہ ہونگے اتنا ہی رمضان آپ کے لئے فائدہ بخش ہوگا۔

روزے سے کشفی قوتیں بڑھتی ہیں

"اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں" یعنی خدا تعالیٰ کو انسان مختلف صورتوں اور صفات میں دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہ کشفی قوتوں کا لفظ بہت بامعنی تو ہے ہی مگر بہت اہمیت رکھتا ہے۔ بعض لوگوں کو ویسے ہی دماغ کی خرابی سے یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ وہ کشف دیکھ رہے ہیں یا نیند کے غلبے کی وجہ سے ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی اور اپنے خیالات کو ہی کشف بنا لیتے ہیں۔ رمضان میں کشوف کا جو کم کھانے سے تعلق ہے یہ بالکل اور چیز ہے۔ اس کا نفسانی خواہشات اور اپنے دل کے خیالات سے کوئی بھی تعلق نہیں اور مضمون بتاتا ہے کہ وہ کشف حقیقی خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا یا دل کا وہم تھا۔ دل کے توہمات میں ربط کوئی نہیں ہوتا، دل کے توہمات میں ایسی سچائی اور پاکیزگی نہیں ہوتی جو انسان کو گناہوں سے دور پھینک دے۔ پس کشف کا احساس کافی نہیں، کشف کا مضمون ضروری ہے۔ کہ کشف میں وہ مضمون ہو جو تقویٰ کا مضمون ہے۔ اگر تقویٰ کا مضمون ہے تو انسان کو یہ کہنے کی ضرورت بھی نہیں کہ میں نے کشف دیکھا ہے۔ اگر تقویٰ کا مضمون ہوگا تو کشف دیکھنے والا اپنے کشف کو چھپا لے گا اور اس کے تذکرے نہیں کرے گا۔ پس رمضان میں یہ ساری شرطیں اکٹھی پائی جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الفاظ کو غلط معنے پہنا کر آپ میں سے کئی گمراہ بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ خیال کر کے کہ ہم بڑے صاحب کشف بن گئے رمضان میں، لوگوں سے تذکرے شروع کر دیں کہ یوں مجھے ہلکا سا جھونکا آیا میں نے کشف میں یہ دیکھ لیا۔ یہ ساری باتیں بتانے کا جتنا شوق ہوگا اتنا ہی آپ کا کشف جھوٹا ہوگا۔ لیکن سچے کشوف میں بعض دفعہ دوستوں اور عزیزوں کے متعلق خبر دی جاتی ہے اور وہ خبریں ایسی ہوتی ہیں جو سچی نکلتی ہیں۔ پس ان خبروں کا تذکرہ کرنا تقویٰ کے خلاف نہیں اور ان کشوف کو جھوٹا قرار نہیں دیتا۔

"پس خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزے دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جائے"۔ (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳۔ مطبوعہ لندن)

روزے اور نماز کی عبادت میں فرق

پھر روزے اور نماز کی عبادتوں میں ایک فرق بیان فرمایا ہے۔

"روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں پیدا ہو سکتی ہے"۔

یہ وہی بات ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ کشوف تو ہوتے ہیں مگر کشوف میں ایک نفس کا دھوکہ بھی شامل ہو جاتا ہے۔ جوگی بھی جو ریاضتیں کرتے ہیں وہ کشوف دیکھتے ہیں لیکن ان کشوف کا بنی نوع انسان کی بھلائی اور نیکی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ عجیب و غریب کشوف ہیں جن کے تفصیلی تذکرے کی یہاں ضرورت نہیں مگر جوگیوں نے کبھی دنیا میں پاکیزگی نہیں پھیلائی۔ کبھی دنیا میں کسی مذہب کے جوگیوں نے بنی نوع انسان کی روحانی حالت تبدیل نہیں کی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام متوجہ فرما رہے ہیں کہ روزے کے کشوف میں بعض دفعہ جوگیوں والی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن روحانی گداز ش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں شامل نہیں۔

روزے کا مقصد۔ نماز

اب یہ دیکھیں کہ نماز کو روزے سے افضل قرار دیا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ روزہ سب سے افضل ہے۔ روزے کی جزاء اللہ ہے۔ اس میں غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ روزہ بمقابل نماز نہیں ہے بلکہ روزے کا مقصد نماز ہے اور نمازوں کی حالت کو درست کرنا ہے۔ پس اگر روزے میں نمازیں نہ سنوریں تو روزہ بے کار ہے۔ اگر روزے میں نمازیں سنور جائیں تو روزہ نماز کا معراج اور نمازیں روزے کا معراج بن جاتی ہیں۔ پس اس میں تفریق نہ کریں ورنہ مضمون بالکل بگڑ جائے گا۔ حقیقت میں روزے کے دوران جتنی نمازیں سنوریں گی اتنا ہی روزے کا آپ پھل پائیں گے اور اس حد تک سنور جانی چاہئیں کہ گویا آپ کو خدا نظر آ گیا اور گویا اللہ آپ کو دیکھنے لگا۔ یہ صورتیں ہیں جو درحقیقت روزے کی افضلیت میں پیش نظر رہنی چاہئیں۔

دین اسلام کے پانچ مجاہدات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملفوظات جلد دوم، جدید ایڈیشن صفحہ ۴۳۳ پر فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقات، حج اور اسلامی دشمن کا رد اور دفع خواہ وہ سیفی ہو خواہ قلمی ہو"۔

یہ پانچ مجاہدات ہیں جو مسلمان پر فرض ہیں۔ پہلی نماز پھر روزہ پھر زکوٰۃ، صدقات اس کے ذیل میں آتے ہیں۔ چوتھا حج اور پانچواں جہاد خواہ وہ سیفی ہو خواہ وہ قلمی ہو۔

فرمایا "یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں۔ یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزے کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے"۔

اب رمضان کے آنے پر کتنے دل خوش ہوتے ہیں اور کتنے دل غمگین ہوتے ہیں یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں ہر انسان جو اپنا جائزہ لے گا اس کو محسوس ہوگا کہ رمضان کے آنے پر ویسی خوشی نہیں ہوتی شروع میں جیسی کہ رمضان کے آنے کا حق ہے بلکہ لوگ گھبراتے ہیں اور ڈرتے ہیں۔ پس اس عبارت کو سننے کے بعد یہ خیال نہ کریں کہ وہ منافقین ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ بوجھ اٹھانے سے پہلے دل میں خوف ضرور پیدا ہوتا ہے اور انسان رمضان میں داخل ہونے سے پہلے

IMMIGRATION, ASYLUM,
NATIONALITY MATTERS
& IMMIGRATION APPEALS
Contact: Akeel Miyan
THAMES LAW CHAMBERS
Immigration & Employment
Argyll House All Saints Passage
Wandsworth High Street
London SW18 1EP
Tel: 020 8874 7008 + 8877 9393
Fax: 020 8874 0665. Mobile: 0958 440790

ڈرتا ہے کہ میں اس کے تقاضے پورے کر سکوں گا یا نہیں کر سکوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے تقاضے آسان فرمادیتا ہے۔ اس لئے جب میں یہ عبارت پڑھوں گا تو بعض لوگ ڈر کے یہ نہ سمجھیں کہ ان کی حالت منافقانہ ہے نعوذباللہ من ذلک۔ کیونکہ عام دستور ہے کہ ہمیشہ رمضان کی ذمہ داریوں کا خوف، رمضان کی آمد کے وقت شروع ہو جاتا ہے اور انسان شروع میں کچھ گھبراتا ہے کہ دیکھوں مجھ پر کیا گزرے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ سچے بندوں کے لئے رمضان کو آسان فرمادیتا ہے اور پھر بشاشت کے ساتھ انسان رمضان میں سے گزر جاتا ہے۔ اس تمہید کے بعد میں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اقتباس پڑھتا ہوں۔

روزہ رکھنے کی تڑپ

"وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزے رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے"۔

جو شخص اس بات پر خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا اگر بیماری اس کے راستے میں حائل ہو جائے وہ روزہ نہ رکھ سکے تو آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔

"لیکن اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہلِ دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں"۔

اب جو حقیقی بہانہ جُو ہیں جن کا دل سچ مچ رمضان کی آمد سے خوش نہیں ہوتا ان میں اور سچے مومنوں میں جو دل سے رمضان کو برا نہیں جانتے اس کے فیوض سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں یہ نمایاں فرق ہے کہ سچے لوگ جب رمضان میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے وہ روزہ رکھیں اور بیماریوں کے بہانے ان کی راہ میں حائل نہ ہوں۔ اور جو بہانہ جُو لوگ ہیں جو رمضان کی آمد سے خوش نہیں ہوتے ان کے نفس کے بہانے تیزی دکھانے لگتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھے جب میں روزہ رکھوں تو چھینکیں شروع ہو جاتی ہیں۔ کوئی سمجھتا ہے کہ اس کے پیٹ میں خرابی ہو جاتی ہے، کسی کو سر درد ہو جاتی ہے، کسی کو اور بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ غرضیکہ وہ روزمرہ کی بیماریاں جو اس کو لاحق ہوتی ہی رہتی ہیں وہ رمضان کے سر جڑتا ہے اور کہتا ہے کہ اب تو میں خدا کا حکم مانوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو روزہ نہیں رکھ سکتا بیماریوں کی وجہ سے وہ نہ رکھے تو کون ہے مجھے حکم دینے والا میں تو خدا کا حکم مانوں گا۔

لیکن جب ان کا باقی سال آپ دیکھیں گے تو اس میں بھی نہیں رکھتے۔ ایسے لوگ زندگی بھر محروم رہتے ہیں ورنہ کم سے کم باقی وقت تو رکھیں۔ جو واقعۃً سچے عذر کی وجہ سے رکتے ہیں، اللہ کی خاطر رکتے ہیں وہ باقی سال میں ضرور رکھتے ہیں اور یہ لوگ اپنی عمر گنوا دیتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریرات کو غور سے پڑھیں تو ہمارے لئے بہت سے باریک مسائل کو آپ کھولتے چلے جاتے ہیں۔

"لیکن جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے اس کا کیا حال ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شے ہے"۔

پس روزے سے محرومی کے نتیجے میں اگر دردِ دل ہو تو ایک بہت ہی اعلیٰ نشان ہے اس بات کا کہ واقعۃً تمہاری روزوں سے محرومی تمہیں ثواب سے محروم نہیں رکھے گی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ ایسے دردِ دل والے کو عام روزہ رکھنے والے کے ثواب سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے۔......... جبکہ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں"۔

"جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہیں رکھے گا"۔

روزوں میں حائل بیماریوں سے بچنے کے لئے دعا

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر پر جس دعا کی طرف توجہ دلاتے ہیں......... میں یہ دعا پڑھ کر اس خطبے کو ختم کروں گا۔ آپ فرماتے ہیں:

"پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ، یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا"۔

اس لئے روزوں میں حائل ہونے والی بیماریوں کا علاج بھی یہ دعا ہے جو اس مہینے میں کثرت سے کرنی چاہئے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اس نے قید میں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ سے مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور (بہادر) ثابت کر دے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶/جنوری ۱۹۹۸ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل جلد ۵ شمارہ ۱۰۔ ۶/مارچ ۱۹۹۸ء)

تہجد
رمضان کی اصل برکت

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے رمضان مبارک کا ذکر فرمایا اور اسے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے میں حالت ایمان میں ثواب اور اخلاص کی خاطر عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

تو ہر رمضان ہمارے لئے ایک نئی پیدائش کی خوشخبری لے کر آتا ہے۔ اگر ہم ان شرطوں کے ساتھ رمضان سے گزر جائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں تو گویا ہر سال ایک نئی روحانی پیدائش ہوگی اور گزشتہ تمام گناہوں کے داغ دُھل جائیں گے۔

ایک دوسری حدیث بخاری کتاب الصوم سے لی گئی ہے باب من فضل من قام رمضان۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

ان دونوں حدیثوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔ پہلی حدیث میں عبادت کا عمومی ذکر تھا جو اخلاص کے ساتھ ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے عبادت کرتا اس کی گویا کہ از سر نو روحانی پیدائش ہوتی ہے۔ یہاں تہجد کی نماز کا خصوصیت سے ذکر فرمایا گیا ہے جو رمضان کی راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

پس رمضان خصوصیت کے ساتھ تہجد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنی تہجد کی نمازیں کہنا چاہئے خصوصیت سے رمضان سے تعلق رکھتی ہیں اگرچہ دوسرے مہینوں میں بھی پڑھی جاتی ہیں۔ اور اس پہلو سے وہ سب جو روزے رکھتے ہیں ان کے لئے تہجد میں داخل ہونے کا ایک راستہ کھل جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر اگر عام دنوں میں تہجد پڑھنے کی کوشش کی جائے تو ہو سکتا ہے بعض طبیعتوں پر گراں گزرے مگر رمضان میں جب اٹھنا ہی اٹھنا ہے تو روحانی غذا بھی کیوں انسان ساتھ شامل نہ کرلے۔ اس لئے اسے اپنا ایک دستور بنالیں اور بچوں کو بھی ہمیشہ تاکید کریں کہ اگر وہ سحری کی خاطر اٹھتے ہیں تو ساتھ دو نفل بھی پڑھ لیا کریں اور اگر روزے رکھنے کی عمر کو پہنچ گئے ہیں پھر تو ان کو ضرور نوافل کی طرف متوجہ کرنا چاہئے۔ یہ درست نہیں کہ اٹھیں اور آنکھیں ملتے ہوئے سیدھا کھانے کی میز پر آجائیں یہ رمضان کی روح کے منافی ہے۔ اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اصل برکت تہجد کی نماز سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور امید ہے کہ اس کو اب رواج دیا جائے گا بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی۔

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے قادیان میں جو بچپن ہم نے گزارا اس میں تو یہ تصور ہی نہیں تھا کہ کوئی شخص تہجد کے بغیر سحری کھانا شروع کر دے۔ ناممکن تھا۔ بڑا ہو یا چھوٹا ہو وقت سے پہلے اٹھتا تھا اور توفیق ملتی تھی تو تہجد کے علاوہ قرآن کریم کی تلاوت بھی پہلے کرتا تھا پھر آخر پر سحری کے لئے وقت نکالا جاتا تھا اور سحری کے وقت تہجد اور تلاوت کے وقت کے مقابل پر ہمیشہ بہت تھوڑا سا رہتا تھا۔ بعض دفعہ جلدی جلدی کر کے ان کو کھانا کھانا پڑتا تھا کیونکہ اگر دیر میں آنکھ کھلی ہے تو کھانے کا حصہ نکالتے تھے تہجد کے لئے، تہجد کا حصہ نکال کر کھانے کو نہیں دیا جاتا تھا۔ پس یہی وہ اعلیٰ رواج ہے جسے اس زمانہ بھی رائج کرنا چاہئے اور اس پر قائم رہنا چاہئے۔

مسند احمد بن حنبل میں سے یہ حدیث ہے، بحوالہ فتح الربانی۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور جس نے رمضان کے تقاضوں کو پہچانا اور ان کو پورا کیا اور جو رمضان کے دوران اُن تمام باتوں سے محفوظ رہا جن سے اس کو محفوظ رہنا چاہئے تھا یعنی جس نے ہر قسم کے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھا تو ایسے روزے دار کے لئے اس کے روزے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

پس وہ دیگر شرائط جو تہجد کی نماز یا عبادت ادا کرنے کے علاوہ لازم ہیں وہ یہ ہیں کہ تقاضوں کو پورا کیا جائے اور تقاضے پورے کرنے میں اہم بات یہ ہے کہ وہ ان تمام باتوں سے محفوظ رہے جن کے متعلق قرآن کریم میں یا احادیث میں ذکر ملتا ہے کہ خصوصیت سے رمضان کے مہینے میں ان سے پرہیز کیا جائے اور ہر قسم کے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے۔ ایسا روزے دار اگر رمضان کے مہینہ روزہ رکھتے ہوئے گزار دے تو اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶/جنوری ۱۹۹۶ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل جلد ۳ شمارہ ۱۱۔ ۱۵/مارچ ۱۹۹۶ء)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ (مینیجر)

Earlsfield Properties
Landlords & landladies
Guaranteed rent
your properties are urgently required
Tel: 0181-265-6000

خطبہ جمعہ

چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے

جہاں کوئی بیعت کرنا چاہے اس کا نام اور چندہ کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مالی قربانی سے متعلق اہم نصائح

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان ـــــ گزشتہ سال کی وصولی ۱۷ لاکھ ۱۷ ہزار ۸۰۰ پاؤنڈز ہے

کھلنا (بنگلہ دیش) میں احمدیہ مسجد میں بم کے دھماکہ کے نتیجہ میں سات احمدی شہداء اور

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہؒ کی وفات کا تذکرہ

جو جماعتیں اپنے شہداء کا خیال رکھتی ہیں شہداء کی طرح وہ جماعتیں بھی ہمیشہ زندہ رہتی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۵ر نومبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۵ر نبوت ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ) بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ. وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ . وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾-(سورۃ البقرہ آیت ۲۶۲)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اگاتا ہے۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) زیادہ بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث ترمذی باب فضل النفقة في سبيل الله - ترمذی کا باب جس میں اللہ کے رستے میں خرچ کرنے کا ذکر ہے اس میں حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے رستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

اب یہ سات سو والا بالکل قرآن کریم کے مطابق حکم ہے اور اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث کی بنیاد قرآن پر ہوتی ہے اور اس سے زیادہ ثقہ اور کوئی چیز نہیں کہ جو کچھ قرآن میں مبنی ہے وہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔ روایتیں خواہ کمزور ہوں یا طاقتور ہوں یہ مضمون اپنی ذات میں کھلی کھلی گواہی دیتا ہے کہ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ہے۔

دوسری حدیث سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی رضا کی خاطر جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ (بخاری کتاب الایمان باب انما الاعمال بالنیات) ۔اور یہ سات سو گنا والا تو بہت زیادہ معیاری ہے مگر معمولی سا بھی خرچ کرے گا تو اس کا بھی اجر ملے گا۔

اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی"۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ "پس خوش قسمت وہ شخص ہے جو خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے"۔ اب یہ جو خدا کے ارادے سے مال آتا ہے یہ بعض دفعہ نعمت کے طور پر ملتا ہے اور بعض دفعہ ابتلا کے طور پر آتا ہے تو یہاں اس تعلق میں ان لوگوں کا ذکر کر رہا ہوں، مخلصین کا، جن کو خدا کی طرف سے مال ملتا ہے اور محبت کی وجہ سے ملتا ہے، ابتلا کے طور پر نہیں بلکہ نعمت کے طور پر عطا ہوتا ہے۔

"پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے"۔ اب اس میں بھی مخلصین کو اپنی زندگی میں تجربہ کر کے دیکھنا چاہئے۔ بعض لوگ بے انتہا کوشش کرتے ہیں لیکن کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور بعض لوگ معمولی سا خرچ کرتے ہیں یا محض دماغ لڑاتے ہیں اور جیسے چھت پھاڑ کر مال آرہا ہو ان کو بہت کثرت سے ملتا ہے۔

"یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اَور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اُس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی"۔ احمدیوں کے لئے جو مالی قربانی میں بہت حصہ لیتے ہیں یہ بہت بڑی تنبیہ ہے۔ وہ یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ ہم احسان کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اگر تم نہیں کرو گے تو خدا ایک اور قوم پیدا کر دے گا۔

"تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبّر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی اور کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ مَیں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد نمبر ۳ صفحہ ۴۹۷، ۴۹۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۵ر جولائی ۱۹۰۳ء کو اپنی مجلس میں فرمایا:

"قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجا لاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے"۔

اب ایک پیسہ کی اس وقت جو قدر تھی وہ دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرما رہے ہیں کہ سارے ایک ایک پیسہ بھی سال میں دیں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اب تو پیسہ بڑھ کر بعض جگہ لاکھوں کروڑوں میں بھی بن گیا ہے اور جہاں تک روپوؤں کا تعلق ہے بعض لوگ ایسا چندہ بھی دیتے ہیں کہ اگر اس کو پاکستانی روپے میں تبدیل کیا جائے تو ایک کروڑ بن جائے گا۔ اس لئے پرانے زمانے کی باتیں ہیں مگر شکریہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ادا کر رہے ہیں اور ان کا کر رہے ہیں جنہوں نے ایک پیسہ خدا کی نذر میں پیش کیا تھا۔ اب ایسے بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو کروڑہا دیں اور آئندہ ایسے سیٹھ پیدا ہوں گے جو کروڑہا خرچ کر سکتے ہیں مگر ان کی ایک پیسہ کے برابر خرچ کی بھی قدر نہیں ہوگی۔ اس لئے اب وقت ہے کہ اس وقت کی قدر کرو اور حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی راہ میں جو خدمت آپ اسلام کی سرانجام دے رہے ہیں مالی امداد کی جس حد تک ممکن ہے کرتے رہو۔

"ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اُسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔" اس لئے نئے (آنے والوں کی) تربیت کے لئے خاص طور پر یاد رکھیں کہ اس کو اہمیت دیں کہ جو بھی احمدیت میں آنے کا عہد کرتا ہے اس سے مالی قربانی کے متعلق بھی ضرور ابھی سے بات کرلی جائے اور یہ ہمارا تجربہ ہے دنیا کے ہر ملک میں جہاں آغاز سے مالی قربانی کی بات کی جائے وہاں اس وقت دل کھل جاتے ہیں۔ کہتے ہیں لوہے کو اس وقت ڈھالا جاتا ہے جب گرم ہوتا ہے۔ پس جب وہ قبول کرنے والا احمدیت قبول کرتا ہے اس وقت اس کے دل میں نرمی ہوتی ہے، اس وقت تاکیداً اس کو کہیں کہ خدا کی راہ میں ضرور کچھ مال خرچ کرو اور باقاعدہ جماعت کے اندر جو رواج ہے اس کے مطابق نہ سہی کچھ کرو اور عہد کرو کہ وہ ضرور دوگے تو اس سے رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کی تربیت ہوتی چلی جاتی ہے اور پھر وہ شرح سے بھی زیادہ دینے لگ جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "اور جو شخص ایسی دینی مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آئے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا"۔ یہ بات میں نے ابھی عرض کی تھی کہ بعض لوگ پہاڑوں کے برابر خرچ کرنے والے بھی شاید بڑے بڑے پیدا ہوجائیں مگر مسیح موعودؑ کے زمانے میں جو خدمت کی جائے اس میں ایک پیسہ کے برابر بھی کروڑوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی۔

اب سنئے۔ فرماتے ہیں: "یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زمانی حیثیت سے اب بھی موجود ہیں اور اس لئے آپ یہ نہ سمجھیں کہ وقت گزر گیا ہے۔ آج بھی آپ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہیں تو حضرت مسیح موعودؑ ہی کے زمانے سے ہم گزر رہے ہیں۔ "تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۹۷)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا"۔ اب یہاں پابندی کوئی نہیں ہے کسی شرح کی مگر ہر متنفس کو اپنی توفیق کے مطابق یہ عہد کرنا چاہئے۔ "ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔ اس دفعہ تبلیغ کے لئے جو بڑا بھاری سفر کیا جاوے تو اس میں ایک رجسٹر بھی ہمراہ رکھا جاوے۔ جہاں کوئی بیعت کرنا چاہے اس کا نام اور چندہ کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے"۔

تو آج کل جو خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی تبلیغ پھیل رہی ہے اس میں یہ بات پیش نظر رکھیں کہ ہر شخص جو احمدی ہوتا ہے اس کا رجسٹر میں نام درج کرنے کے ساتھ ان سے اس کا چندہ پوچھ کے اسی وقت درج کر لیا جائے اور اس ترکیب میں بہت برکت ہوگی۔ جماعت کے اخراجات جتنے بڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ پورے بھی کر رہا ہے اور بہت تھوڑے میں بھی بہت برکت دے رہا ہے مگر اگر یہ ترکیب بھی استعمال کی جائے تو بہت روپیہ استعمال کرنے کے لئے ملے گا اور استعمال کرنے کے مواقع بھی ساتھ پھیلتے چلے جائیں گے۔

نیز فرمایا: "بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کرلو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے۔ ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس میں سے اس سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے"۔ چار روٹی کھانے والا تو اپنا پیٹ ہی خراب کرتا ہے تو اگر ایک روٹی کم کر دے تو اس کے پیٹ کا بھی بھلا ہے اور خدا کے حضور بھی یہ قربانی مقبول ہو جائے گی۔ "اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لئے اسی طرح سے نکالا کرے"۔ (البدر۔ جلد دو۔ نمبر ۲۶۔ صفحہ ۲۰۱۔ ۱۷/جولائی ۱۹۰۳ء)

یعنی روپیہ دینے کے لئے کچھ ذاتی جسمانی قربانی بھی کیا کرے۔ کپڑوں کے لحاظ سے بھی ہو سکتی ہے، اولاد پر خرچ کے لحاظ سے بھی ہو سکتی ہے۔ بہرحال اس نیت سے خرچ کچھ کم کیا جائے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے تو اس سے بہت اچھی تربیت ہوتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ بچپن میں ہمیں جب ایک ہفتے کا ایک آنہ ملا کرتا تھا تو آپ لوگ حیران ہونگے کہ ہفتے کا آنہ کیا ہوتا ہے لیکن بڑی برکت تھی اس میں۔ اس میں سے بھی ہماری والدہ مختلف چندوں کے وقت چندہ منہا کیا کرتی تھیں۔ پیسہ پیسہ کریں یا زیادہ جتنا کریں۔ اب مجھے تفصیل تو یاد نہیں رہی مگر بتایا کرتی تھیں بچے کو کہ تمہارا یہ چندہ نکال لیا ہے تمہارے جیب خرچ میں سے۔ اور اس کا یہ اثر ہے کہ خدا کے فضل سے ہم سب بہن بھائیوں کو مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کی بچپن سے ہی توفیق مل رہی ہے۔

فرمایا: "ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو۔ اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔ اُس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اِس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے"۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۳)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے" یعنی صرف یہ نہیں کہ سلسلہ کے کام پورے ہوتے ہیں بلکہ سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ جو چندہ ادا کرتا ہے اس کا ایمان ترقی کرتا ہے۔ "اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔ پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہیں ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کریں اور اس میں پھر غفلت نہ ہو"۔ (ملفوظات جلد ششم۔ صفحہ ۴۳۔ مطبوعہ لندن)۔ اب تو وقت آنے والا ہے کہ کروڑ در کروڑ لوگ بیعتیں کریں گے تو اگر سارے اس نصیحت پر عمل کریں تو اندازہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کی خرچ کی توفیق کتنی بڑھ جائے گی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "ہر ایک شخص کا صدق اُس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اِس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اِسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے"۔

اب یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات اختیار کئے گئے ہیں یہ بہت سی حکمتوں کے پیش نظر چنے گئے ہیں۔ تو زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہمیں یہاں اپنے رشتے داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے۔ **زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے۔ کسی شخص، کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اپنے غریب بھائیوں وغیرہ کو چنیں۔ غریب بھائیوں کو جو چنتا ہے اس کو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں ان سب کے لئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی۔** تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ کی بھی تو اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا اس میں دنیاوی منفعت بھی شامل ہو جاتی ہے لیکن اس دین کے سب غریبوں کے لئے جتنی ضرورت ہے لکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کو اللہ تعالیٰ جتنی زمین بڑھاتا چلا جا رہا ہے اتنے پیسے بھی مہیا کرتا جا رہا ہے اور دنیا بھر میں زکوٰۃ میں سے یا اور صدقات میں سے یا صدقہ نہ بھی ہو تو خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی طرف سے اتنا ملتا ہے کہ غریب کی ضرورت ضرور پوری کر دی جاتی ہے۔ ضرورت سے مراد یہ ہے کہ اس کو سفید پوشی کی توفیق مل جاتی ہے ورنہ تو بعض دفعہ ضرورت ختم ہی نہیں ہوتی کسی کی۔ جہنم کے متعلق بھی کہا جاتا ہے جب اس کا پیٹ بھرا جائے گا تو کہے گی هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کچھ اور بھی ہے۔ تو 'کچھ اور بھی ہے' والوں کا ذکر میں نہیں کر رہا۔ ان کا ذکر کر رہا ہوں جو متانت اور شرافت کے ساتھ سفید پوشی پر گزارہ کر سکتے ہوں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اِس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اِسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اِس راہ میں وہ روپیہ لگاوے۔ اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور رُوح القدس کا انعام پاوے۔ کیونکہ یہ انعام اُن لوگوں کے لئے تیار ہے جو اِس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں"۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۳)

آج چونکہ کچھ اعلانات اور بھی کرنے ہیں اس لئے میں نے نسبتاً مختصر خطبہ دیا ہے۔ امید ہے جو اعلانات ہونگے ان سے باقی وقت پورا ہو جائے گا جو بھی اللہ کی مرضی ہے۔

اب میں **تحریک جدید کے سال نو کا اعلان** کرنا چاہتا ہوں۔ یہ جو مال کی تحریک کا خطبہ تھا اس کی یہی بنا تھی۔ یہ اعداد و شمار کا قصہ ہے اور کئی لوگوں کو اونگھ آنے لگتی ہے۔ اس لئے اب ذرا ہوشیار ہو کے بیٹھیں۔ جب اونگھ آئی ہو کسی کو تو اس کو چٹکی بھی کاٹی جایا کرتی ہے تو ساتھی

کو چٹکی نہ کاٹیں، اپنے آپ کو چٹکی کاٹیں۔

تحریک جدید کا آغاز ۱۹۳۴ء میں ہوا تھا۔ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۹۹ء کو اس کے پینسٹھ سال گزر چکے ہیں۔ آغاز میں جو اس تحریک میں شامل ہوئے تھے ان کے رجسٹر کو دفتر اوّل کہا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ابھی تک دفتر اول میں شامل ہونے والے زندہ موجود ہیں اور وہ مسلسل اپنے اموال خدا کی راہ میں تحریک جدید کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ پس خدا کرے کہ اس رجسٹر میں جس کو ۶۵ سال گزر چکے ہیں، بہت برکت پڑے اور ان لوگوں کو بہت لمبی زندگی عطا ہو اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے چلے جائیں۔

بعد میں بہت سی نئی نسلیں پیدا ہوئیں لہٰذا اُن کی خاطر ایک اور رجسٹر کھولا گیا جس کو دفتر دوم کہا جاتا ہے۔ یہ دفتر ۱۹۳۴ء کے دس سال بعد ۱۹۴۴ء میں کھولا گیا۔ گویا یہ دفتر بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں کھولا گیا۔

دفتر دوم کے اکیس سال بعد تیسرا رجسٹر کھولا گیا۔ اس رجسٹر کو دفتر سوم کہتے ہیں۔ اس دفتر کا اجراء ۱۹۶۵ء میں ہوا یعنی خلافت ثالثہ کے زمانے میں یہ رجسٹر کھولا گیا تھا۔

یہ تیسرا رجسٹر خلافت ثالثہ کے زمانے میں کھولا گیا اور چوتھا رجسٹر خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے زمانے میں کھولا گیا اس رجسٹر کو دفتر چہارم کہتے ہیں۔ تو خلافت بھی چہارم ہے اور دفتر بھی چہارم ہے۔ اس کا اجراء ۱۹۸۵ء میں ہوا اور یہ رجسٹر اس وقت تک جاری ہے۔ اور بیس سال کے بعد پھر ایک اور رجسٹر کھولا جائے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی، میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے زمانے میں ہی کھول دیا جائے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔

اِمسال اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹۴ ممالک نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی توفیق پائی ہے۔ موصولہ رپورٹوں کے مطابق ۳۱ر اکتوبر ۱۹۹۹ء تک جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی تحریک جدید کی کُل وصولی ۱۷ لاکھ ۷۱ ہزار ۸۰۰ پاؤنڈ تھی۔ اب یہ سترہ لاکھ اکہتر ہزار آٹھ سو پاؤنڈ کی حیثیت ہی کیا ہے۔ جو ایک دن میں بعض امیر آدمی جب جوئے میں ہار جاتے ہیں وہ رقم ہمارے سارے چندوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ مگر اس میں ایک ذرہ بھی برکت نہیں ہوتی جو جوئے میں ہارتے ہیں اور جیتنے والوں کے لئے بھی کچھ برکت نہیں ہوتی۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے اب اتنی تھوڑی سی رقم سے ساری دنیا کی تحریک جدید کی ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں۔

یہ جو غیر معمولی برکت ہے اس میں طوعی خدمت کی برکت بہت ہے، اتنی طوعی خدمت ادا کی جا رہی ہے کہ اگر محنت کے لحاظ سے اس کی اجرت ادا کی جائے تو وہ کروڑہا پاؤنڈ بن سکتی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کو یہی منظور ہے کہ جماعت خدمت کرے۔ چندہ وصول کرنے والے بھی دن رات محنت کر رہے ہوتے ہیں اور کوئی پیسہ وصول نہیں کرتے بلکہ اپنی طرف سے دیتے ہیں۔ تو جماعت کے کاروبار دنیا سے بالکل الگ ہیں۔ یہ جماعت ہی ایک الگ نمونہ ہے جو خدا تعالیٰ کی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نمونے کو ہمیشہ قائم رکھے۔ اب کل وصولی دیکھیں ۸۰۰، ۷۱، ۱۷ پاؤنڈ دیکھنے میں کچھ بھی نہیں۔ کام اتنا زیادہ ہے کہ ساری دنیا میں تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے اور اللہ کے فضل سے بڑی نمایاں کامیابیاں عطا ہو رہی ہیں۔

پاکستان نے اس دفعہ مشکل حالات کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کی جماعتوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ پہلے بھی پاکستان پہلی پوزیشن حاصل کرتا رہا ہے۔ اور مولویوں کو اس کی بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ ہمارے ہوتے ہوئے احمدیوں کو چندے دینے کی توفیق کیسے مل جاتی ہے۔ مگر جو مرضی شرارت کرلیں جماعت کی ترقی کے قدم نہیں روک سکتے۔ نہ روک سکتے ہیں، نہ آئندہ کبھی روک سکیں گے۔ جماعت ہر حال میں ہر قدم آگے ہی بڑھاتی رہے گی۔

امریکہ کی جماعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت انہوں نے تقریباً ایک لاکھ ڈالر زائد پیش کئے ہیں۔ برما کی جماعت بھی قابل ذکر ہے۔ کیونکہ اس جماعت نے مالی قربانی میں نمایاں ترقی کی ہے اور اس سال گزشتہ سالوں کی نسبت وصولی میں دوگنا اضافہ کیا ہے۔ مبارک مصلح الدین صاحب کو اللہ جزا دے۔ وہ برما گئے ہوئے تھے اور ان کی خاص محنت اور کوشش سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہ نمایاں قربانی کی توفیق ملی۔

اب **مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلی دس جماعتوں کے نام** آپ کے سامنے پڑھتا ہوں۔ نمبر ایک پاکستان، نمبر ۲۔ جرمنی، نمبر ۳۔ امریکہ۔ یہ اسی طرح چلا آرہا ہے ہمیشہ سے، بڑا زور مارتے ہیں لوگ کہ آگے پیچھے ہو جائیں مگر نہ پاکستان جرمنی کو آگے نکلنے دیتا ہے، نہ جرمنی امریکہ کو اور انگلستان کا چوتھا نمبر مقرر ہو گیا ہے شاید میرا قصور ہے کہ چوتھا خلیفہ یہاں رہتا ہے اس لئے انہوں نے چوتھا نمبر اپنا پکا کر لیا ہے۔ پانچویں پہ کینیڈا، چھٹے پہ انڈونیشیا، ساتویں نمبر پر ہندوستان، آٹھویں پر ماریشس، نویں پر سوئٹزرلینڈ، اور جو تعجب انگیز بات ہے وہ یہ کہ اب دسویں پر فلسطین ہے۔ کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں آیا تھا کہ فلسطین بھی اس تحریک میں اتنے نمبر حاصل کر لے گا۔ مگر عطاء اللہ صاحب کلیم ماشاء اللہ جب سے وہاں گئے ہیں ہر لحاظ سے جماعت فلسطین ترقی کر رہی ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت ساڑھے تین گنا زیادہ وصولی کی ہے انہوں نے۔ علاوہ ازیں ہالینڈ، آسٹریلیا، بلجیم، جاپان اور مڈل ایسٹ کی ایک جماعت نے بھی نمایاں قربانی کی توفیق پائی ہے۔

تحریک جدید کے مالی جہاد میں پہلی بار گیارہ نئے شامل ہونے والے ممالک کے نام یہ ہیں۔ جب سے تحریک جدید بنی ہے یہ ممالک پہلے کبھی بھی تحریک جدید میں شامل ہونے کی توفیق نہیں پا سکے اس لحاظ سے بھی بڑی نمایاں ترقی ہے الحمدللہ۔ آسٹریا، مالی، ٹوگو، بلغاریہ، تیونس، مقدونیہ، گنی کناکری، ملاوی، نائجر، چیک ریپبلک اور سلاوک ری پبلک۔ یہ گیارہ ایسی جماعتیں ہیں جن کو پہلے کبھی تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی۔

اب **مجاهدین کی تعداد**۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے والے مجاہدین کی تعداد دو لاکھ چھیاسٹھ ہزار چھ سو سترہ (۲،۶۶،۶۱۷) ہو چکی ہے۔ اب خدا کرے اگلے سال جہاں کروڑوں نئے احمدی بھی آئیں گے اور یہ نئی تحریکات ہیں ان پر عمل ہوگا تو امید رکھتا ہوں کہ چندہ دہندگان کی تعداد تین لاکھ تو کم از کم ہو جائے گی۔ اس سال نئے شامل ہونے والے مجاہدین کی تعداد میں سترہ ہزار چھ سو انیس (۱۷،۶۱۹) کا اضافہ ہے۔

پاکستان کے نمایاں قربانی کرنے والے اضلاع اور جماعتیں۔ ضلع لاہور بشمول لاہور۔ ماشاء اللہ بہت نمایاں ترقی کی ہے۔ ضلع جھنگ بشمول ربوہ۔ میں اسی ترتیب سے پڑھ رہا ہوں جس ترتیب سے انہوں نے تحریک جدید کی مالی قربانی میں حصہ لیا ہے۔ ضلع جھنگ کی باقی جماعتیں تو چھوٹی سی ہیں ربوہ کی طرف سے خدا کے فضل سے بھاری قربانی ہے۔ کراچی، اسلام آباد، راولپنڈی، کوئٹہ، ضلع تھرپارکر بشمول کنری، ضلع گوجرانوالہ بشمول حافظ آباد، ساہیوال، میرپور خاص، عمرکوٹ، حیدر آباد، بہاولنگر، سرگودھا، مظفر گڑھ، جہلم، پشاور اور نوشہرہ۔ سرگودھا کی سمجھ نہیں آرہی کہ وہ کافی پیچھے گرا ہوا ہے۔ اللہ رحم کرے۔ جہاں تک ذیلی تنظیموں کا تعلق ہے، لجنہ اماء اللہ کی طرف سے دفتر تحریک جدید کو نمایاں تعاون حاصل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا عطا فرمائے۔

اب اس کے بعد میں تحریک جدید کے سالِ نَو کا اعلان کرتا ہوں۔ امسال اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے چورانوے ممالک نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی توفیق پائی ہے۔ چورانوے اب خدا کرے اگلے سال سو سے بڑھ جائیں۔ موصولہ رپورٹوں کے مطابق ۳۱ر اکتوبر ۱۹۹۹ء تک جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی کل وصولی ۸۰۰، ۷۱، ۱۷ پاؤنڈز ہے۔ یہ وصولی گزشتہ سال کی وصولی سے ایک لاکھ تین ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔

اب میں اس خطبہ کے آخر پر **بعض شهداء کا ذکر** کرنا چاہتا ہوں جن کی نماز جنازہ آج جمعہ کے بعد ادا ہوگی۔

چند ہفتے قبل ۸ر اکتوبر ۱۹۹۹ء کو بنگلہ دیش کے شہر کھلنا کے رہائشی علاقہ نرالہ میں واقع احمدیہ مسجد میں بم کا ایک خوفناک دھماکہ ہوا تھا۔ اس وقت مربی سلسلہ مکرم امداد الرحمان صاحب خطبہ جمعہ دے رہے تھے۔ اس دھماکہ کے نتیجہ میں دو خدام مکرم جہانگیر حسین صاحب اور مکرم نورالدین صاحب موقع پر ہی شہید ہوگئے جبکہ چار افراد نے ہسپتال پہنچ کر دم توڑ دیا۔ یہ دو اور چار چھ بنتے ہیں مگر مجھے یاد ہے انہوں نے مجھے رپورٹ پیش کی تو میرے منہ سے سات نکلا ہے کہ سات شہید ہوگئے۔ تو بعد کی اطلاع کے مطابق ایک صاحب بعد میں بھی زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہوگئے تو سات کا عدد اس طرح پورا ہو گیا۔ اب ان شہداء کے مختصر حالات میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

مکرم جهانگیر حسین صاحب ابن مکرم اکبر حسین صاحب کی عمر پچیس سال تھی اور وہ "بی۔ کام" کا امتحان دینے والے تھے۔ بہت نیک اور فعال داعی الی اللہ تھے۔ مکرم سید علی سردار صاحب مرحوم آف سندربن کے نواسے تھے۔

اس ضمن میں بہت سے لوگ لکھتے ہیں کہ ان کے پسماندگان کا خیال رکھا جائے۔ وہ تو جس دن خبر آئی تھی اسی وقت ہم نے کہہ دیا تھا۔ ایک لحہ بھی انتظار نہیں کیا اور ہدایت دی ہوئی ہے کہ پسماندگان کو ان کے شہداء کی زندگی میں جو کچھ ملتا تھا اس سے کم کسی صورت میں نہیں ملنا چاہئے اور زیادہ ضرورت ہو تو زیادہ بھی ملنا چاہئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگ غرباء ہیں اور اپنی زندگی میں بھی بمشکل گزارہ کرتے تھے۔ **جو جماعتیں اپنے شهداء کا خیال رکھتی هیں**

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

شہداء کی طرح وہ جماعتیں بھی ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے، بنگلہ دیش کو پھر میں دوبارہ ہدایت کر رہا ہوں کہ ہر گز کوئی کنجوسی نہیں کرنی، پہلے سے بہتر حالات میں ہوں اور کمزور حالات میں نہ ہوں۔

مکرم نورالدین صاحب کی عمر ۳۰ سال تھی اور وہ کھلنا جماعت کے جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کر رہے تھے۔ ہمیشہ جماعت کی پرخلوص خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ دو سال پہلے شادی ہوئی تھی۔ آپ تین بھائیوں اور ایک بہن میں سب سے بڑے تھے۔ ان کے دادا مکرم منشی سکیم الدین صاحب سندربن جماعت کے بانیوں میں سے تھے۔ ان کو میں ذاتی طور پر ملا بھی ہوں اور بہت ان کی عزت کرتا تھا۔

مکرم اکبر حسین صاحب کی عمر ۳۹ سال تھی اور انہوں نے ساڑھے تین سال پہلے اپنے بیوی بچوں کے ہمراہ قبول احمدیت کی سعادت حاصل کی تھی۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ کے علاوہ دو بیٹے بھی چھوڑے ہیں۔ شہادت سے متعلق میرے خطبات سننے کے بعد آپ نے مجھے لکھا تھا۔ اب یہ بات خاص طور پر میرے پیش نظر ہے اور میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ نئے احمدی تھے مگر خطبات شہادت کو سننے کے بعد مجھے لکھا کہ حضور دعا کریں مجھے بھی خدا کی راہ میں قربانی کا شرف حاصل ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ پرخلوص تمنا پوری کر دی۔

مکرم سبحان مُوَل صاحب کی عمر ۵۴ سال تھی اور یہ سندربن کے رہنے والے تھے۔ کسی کام سے کھلنا آئے ہوئے تھے۔ پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے چھوڑے ہیں۔ چھوٹا بیٹا عزیزم غلام رسول تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

مکرم مُحِبّ اللہ صاحب کی عمر ۳۴ سال تھی۔ آپ جماعت سندربن کے صدر مکرم جی۔ ایم۔ مطیع الرحمان صاحب کے دوسرے بیٹے تھے۔ تین سال قبل شادی ہوئی تھی۔ پسماندگان میں بیوہ اور ایک بیٹی جو تحریک وقف نو میں شامل ہے، چھوڑے ہیں۔ مرحوم کھلنا جماعت کے سیکرٹری وقف نو کے علاوہ خدام الاحمدیہ کے ریجنل قائد بھی تھے۔

ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی بیوائیں بہت چھوٹی عمر کی ہیں اور بنگلہ دیش میں رشتے ناطے کی دقتیں بھی ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کثرت سے نئے احمدی ہو رہے ہیں۔ اس لئے جماعت کو اس طرف بھی توجہ چاہئے۔ **پسماندگان کا یہ بھی حق ہے کہ نیک دل آدمیوں سے بیواؤں کی شادیاں ہوں جو یتیموں کا خیال رکھیں۔ قرآن کریم میں اس کے متعلق بہت تاکید ہے کہ جب سوسائٹی میں یتامیٰ بنیں تو ان کی خاطر ایک سے زیادہ شادیاں بھی کرنی پڑیں تو کرو مگر یتامیٰ کا خاص طورپر انصاف کے ساتھ خیال رکھنا ضروری ہے۔**

مکرم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب کی عمر ۴۳ سال تھی۔ آپ کھلنا جماعت کے زعیم انصار اللہ، سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری وصایا تھے۔ خود بھی پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ بحیثیت ڈاکٹر کھلنا میں ہی پریکٹس کرتے تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

جو ساتویں میں کہہ رہا تھا جن کی اطلاع ملی ہے وہ **مکرم ممتاز الدین احمد صاحب** ہیں۔ آپ کھلنا کی مسجد کے مؤذن اور خادم تھے۔ اسی حادثہ میں شدید زخمی ہوئے، ہسپتال میں زیر علاج رہے مگر جانبر نہ ہو سکے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ ان میں سے ایک بچی کے علاوہ باقی سب شادی شدہ ہیں۔

افسوس کہ کھلنا کے ان شہداء کی نماز جنازہ غائب میں تاخیر ہو گئی۔ مجھے پہلے یہ توجہ کرنی چاہئے تھی مگر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوتی ہے کسی حکمت سے یہ تاخیر ہو گئی۔ اب جب حضرت چھوٹی آپا کے جنازہ غائب کا خیال آیا تو پہلے ان شہداء کی طرف دماغ گیا کہ پہلے ان کا حق ہے۔ ان کا نام پڑھا جائے، ان کے کوائف لکھے جائیں اور اس جمعہ میں خدا تعالیٰ نے عالمی طور پر جماعت کو دعا کی توفیق عطا کرنی تھی ان سب کے لئے دعا کریں۔ اس لئے اس جمعہ کے لحاظ سے آج نماز جمعہ کے بعد انشاء اللہ نماز جنازہ غائب بھی ہو گی جس میں شہداء کے علاوہ حضرت چھوٹی آپا مرحومہ جن کے کوائف میں ابھی آپ کے سامنے پڑھ کے سناؤں گا ان کی نماز جنازہ غائب بھی ہو گی۔

'چھوٹی آپا' ہم ان کو کہا کرتے تھے حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی حرم، جماعت کی معروف بزرگ ہستی حضرت چھوٹی آپا، ایک طویل علالت کے بعد ۳ر نومبر ۱۹۹۹ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ اُن کو جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اس ضمن میں بڑی کثرت سے تعزیت کے خطوط بھی آ رہے ہیں، کچھ لوگ مل بھی رہے ہیں لیکن معلوم ہونا چاہئے کہ میرے پاس اب اتنا وقت ہے ہی نہیں کہ سب کا جواب دے سکوں۔ خصوصاً ایسی شہادتوں کے وقت یا ایسی وفات کے وقت کثرت سے ڈاک آتی ہے تو میں اس جمعہ میں آپ سب کا شکریہ ادا کر رہا ہوں جنہوں نے تعزیت کا اظہار کیا ہے اور اس کے سوا اب آپ کو شکریہ کا کوئی خط نہیں جائے گا۔ یہ رسمی بات ہے۔ جب دل ممنون ہے، جب میں فہرستیں پڑھتا ہوں تو دل سے دعا خود بخود اسی وقت نکل جاتی ہے تو اتنا ہی کافی ہے کہ جن لوگوں کی فہرستیں آتی ہیں ان کے اوپر میں نظر ڈالتا ہوں اور ساتھ ساتھ دل سے خود بخود دعائیں اٹھتی رہتی ہیں۔

حضرت چھوٹی آپا ۱۹۱۸ء میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے گھر پیدا ہوئیں۔ ڈاکٹر صاحبؓ حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ کے بھائی تھے۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مریم صدیقہ رحمہا اللہ تعالیٰ اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتی ہیں۔ یہ حضرت سیدہ ام متین کے مضمون میں سے اقتباس پیش کر رہا ہوں۔ "میرے ابا جان کے ہاں جب بڑی والدہ صاحبہ سے جو بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہیں کوئی اولاد نہیں ہوئی تو حضرت اماں جان اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زور دینے پر میرے ابا جان نے مرزا محمد شفیع صاحب کی بڑی لڑکی امۃ اللطیف صاحبہ سے ۱۹۱۷ء میں شادی کی۔ یہ رشتہ بھی حضور کا ہی طے کردہ تھا۔ ۷ر اکتوبر ۱۹۱۸ء کو میری پیدائش ہوئی۔ چونکہ اور کوئی پہلے اولاد نہ تھی اس لئے میرے ابا جان نے مجھے ہی خدا تعالیٰ کے حضور وقف کر دیا" اور اسی وقف کی وجہ سے ہی آپ کا نام مریم رکھا گیا تھا۔

"اس کا اظہار حضرت ابا جان نے اپنے کئی مضامین میں بھی کیا اور جب میری شادی ہوئی تو آپ نے مجھے کچھ نصائح نوٹ بک میں لکھ کر دیں اس میں آپ نے تحریر فرمایا، مریم جب تم پیدا ہوئیں تو میں نے تمہارا نام مریم اس نیت سے رکھا کہ تم کو خدا تعالیٰ اور اس کے سلسلہ کے لئے وقف کردوں اسی وجہ سے تمہارا دوسرا نام 'نذر الٰہی' بھی تھا"۔ یہ آج پہلی دفعہ مجھے پتہ چلا ہے کہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ کا نام 'نذر الٰہی' بھی تھا یعنی خدا تعالیٰ کی نذر۔ "اب اس نکاح سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میرے بندہ نواز خدا نے میری درخواست اور نذر کو واقعی قبول کر لیا تھا اور تم کو ایسے خاوند کی زوجیت کا شرف بخشا جس کی زندگی اور اس کا ہر شعبہ اور ہر لحظہ خدا تعالیٰ کی خدمت اور عبادت کے لئے وقف ہے۔ پس میری اس بات پر بھی شکر کرو کہ تم کو خدا تعالیٰ نے قبول فرما لیا اور میری نذر کو پورا کر دیا"۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔ (مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۵؍مارچ ۱۹۶۱ء)

آپ نے ۱۹۴۲ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمات شروع کی تھیں۔ ۱۹۵۸ء میں آپ صدر لجنہ مرکزیہ منتخب ہوئیں اور یہ شاندار دور ۱۹۹۷ء تک جاری رہا۔ تقسیم ہند کے بعد آپ نے پاکستان میں لجنہ کی از سر نو ترتیب و تنظیم کا کٹھن فریضہ سرانجام دیا۔ مستورات کی بہبود کے لئے انڈسٹریل ہوم، فضل عمر جونیئر ماڈل سکول، جامعہ نصرت گرلز کالج میں سائنس بلاک کا اجراء اور ڈنمارک اور ہالینڈ میں احمدی لجنات کی قربانیوں سے مساجد کی تعمیر آپ کے دور کی نمایاں اور یادگار باتیں ہیں۔ تاریخ لجنہ کی تدوین کا کام بھی آپ کا ہی ایک کارنامہ ہے جس کی کئی جلدیں چھپ چکی ہیں۔ آپ کی بیٹی عزیزہ امۃ المتین بیگم سید میر محمود احمد ناصر (پرنسپل جامعہ احمدیہ) ہیں اور نواسے اور نواسی شعیب، ڈاکٹر منیب، محمد احمد، فرخ اور عائشہ ہیں۔

اب ان سب شہداء کا بھی ذکر ہو گیا اور حضرت ام متین کا بھی ذکر ہو گیا جن کی نماز جنازہ غائب انشاء اللہ جمعہ کے معاً بعد اسی مسجد میں ادا کی جائے گی۔

تحریک جدید کا مطالبہ ـــــــ سادہ زندگی کی اہمیت

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ہمیں دین کے لئے قربانی کی اہلیت کو بڑھانے کے لئے جو سادہ زندگی کی راہ دکھائی ہے اس کی کسی قدر تفصیل حضور کے حسب ذیل ارشاد میں پائی جاتی ہے:-

"جب تک ہماری جماعت اپنے اخراجات پر پابندی عائد نہیں کر لیتی، جب تک ہماری جماعت کے اندر امراء اور غرباء کے اندر برابری پیدا نہیں ہو جاتی، جب تک ہمارے اندر کامل طور پر احساس پیدا نہیں ہو جاتا کہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں، جب تک کھانے کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آ جاتی، جب تک قربانی اور ایثار اور محنت کی عادت ہمارے اندر پیدا نہیں ہو جاتی اس وقت تک ہم دین کے لئے قربانی کس طرح کر سکتے ہیں"۔ (خطبات صفحہ ۱۷۵)

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہر وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

روزہ کیا ہے؟
روزہ کے معنی اور تعریف

(عبدالماجد طاہر۔لندن)

روزہ اسلامی عبادات کا دوسرا اہم رکن ہے۔یہ ایسی عبادت ہے جس میں نفس کی تہذیب، اس کی اصلاح اور قوت برداشت کی تربیت مد نظر ہوتی ہے۔صوم (روزہ) کے لغوی معنی رکنے اور کوئی کام نہ کرنے کے ہیں۔شرعی اصطلاح میں طلوع فجر (صبح صادق) سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور جماع سے رکے رہنے کا نام صوم یا روزہ ہے۔

روزہ کی تکمیل کے لئے یہ تین بنیادی شرائط ہیں۔ لیکن خدا کی خاطر اور اس کی رضا کے حصول کے لئے کھانے پینے اور جنسی خواہش سے رکنے کا حکم ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کے لئے بطور علامت ہے۔جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه و شرابه".

(بخاری کتاب الصوم ،باب من لم یدع قول الزور والعمل به فی الصوم)

یعنی جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے۔

اسی طرح ایک اور موقعہ پر فرمایا:

"روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ ہر قسم کی بیہودہ باتیں کرنے اور فحش بکنے سے رکنے کا مفہوم بھی اس میں شامل ہے۔پس اے روزہ دار اگر کوئی شخص تجھے گالی دے یا غصہ دلائے تو تو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں"۔(بخاری کتاب الصوم باب هل یقول انی صائم اذاشتم)

جو شخص روزہ دار ہونے کے باوجود گالی گلوچ کرتا ہے تو اس کا روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنا ہے جس سے اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔پس اگر کوئی شخص ان امور اور آداب کا لحاظ نہیں رکھ سکتا جو روزہ کے لئے ضروری ہیں تو اس کے محض بھوکے پیاسے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ روزہ بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں۔بلکہ یہ تو ایک عبادت ہے جو مقررہ شرائط سے ادا ہوتی ہے۔ کئی بدقسمت ان آداب صوم کا لحاظ نہ رکھ کر اس عبادت کے اعلیٰ ثواب سے محروم ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"کئی روزہ دار ہیں جن کو ان کے روزہ سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور کتنے ہی رات کو اٹھ کر عبادت کرنے والے ہیں مگر ان کو سوائے بیداری اور بے خوابی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا"۔

(ابن ماجه کتاب الصیام، باب ما جاء فی الغیبة والرفث للصائم)

رمضان کے روزے ہر بالغ ، عاقل، تندرست، مقیم (یعنی جو حالت سفر میں نہ ہو) مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں۔مسافر اور بیمار کے لئے یہ رعایت ہے کہ وہ دوسرے ایام میں ان روزوں کو پورا کرلیں جو اس ماہ میں ان سے رہ گئے ہیں۔ مستقل بیمار جنہیں صحت یاب ہونے کی کبھی امید نہ ہو یا ایسے کمزور و ناتواں ضعیف جنہیں بعد میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہ ملے، اسی طرح ایسی مرضعہ (دودھ پلانے والی) اور حاملہ جو تسلسل کے ساتھ ان عوارض سے دوچار رہتی ہے ایسے معذور حسب توفیق روزوں کے بدلہ میں فدیہ ادا کریں۔

روزہ رکھنے کی عمر

حضرت امام بخاریؒ نے "باب صوم الصبیان" یعنی بچوں کا روزہ کا الگ عنوان قائم کیا ہے اور اس میں حضرت عمرؓ کا یہ قول درج کیا ہے جو انہوں نے شراب سے بدمست ایک آدمی کو فرمایا تھا۔" ویلك و صبیاننا صیام ، فضربه" یعنی تیرا برا ہو ہمارے بچے روزے سے ہیں اور تو شراب پیتا ہے۔ چنانچہ اسے کوڑے لگائے گئے۔

رمضان کے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ (دسویں محرم) کے روزہ کے بارہ میں روایت کرتے ہوئے حضرت ربیعؓ بنت معوذ بیان کرتی ہیں کہ:

"ہم یہ روزہ رکھتے تھے اور بچوں سے بھی رکھواتے تھے اور ان کو بہلانے اور کھیل کود میں مصروف رکھنے کے لئے روئی کا ایک کھلونا (گیند یا کھدو) بنا کر دیتے تھے اور جب کوئی کھانے کے لئے روتا تو اسے وہ کھلونا دے دیتے تھے۔اور اس طرح افطار کے وقت تک بہلا رکھتے تھے"۔(بخاری کتاب الصوم ، باب صوم الصبیان)

یہ روایت جس میں سختی سے بچوں سے روزہ رکھوانے کا ذکر ہے رمضان کے فرض ہونے سے پہلے کی ہے۔علاوہ ازیں شروع میں سارے سال میں صرف ایک دن میں یہ روزہ ہوتا تھا جو نسبتاً بڑی عمر کے بچوں کو رکھوا لیتے تھے۔ گویا بڑی عمر کے بچوں سے ایسا ایک آدھ روزہ رکھوانے میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا تھا۔

حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ روزہ رکھنے کی عمر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"کئی ہیں جو چھوٹے بچوں سے بھی روزے رکھواتے ہیں۔حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہو جاتا ہے۔اور بعض احکام ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ ۱۵ سے ۱۸ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے اور یہی بلوغت کی حد ہے۔ ۱۵ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔اور ۱۸ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔ مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے۔اور بجائے اس کے کہ ہمیں روزہ رکھنے کے متعلق کسی قسم کی تحریک کرنا پسند کریں ہمیشہ ہم پر رعب ڈالتے تھے تو بچوں کی صحت کو قائم رکھنے اور ان کی قوت بڑھانے کے لئے روزہ رکھنے سے انہیں روکنا چاہئے۔اس کے بعد جب ان کا وہ زمانہ آجائے جب وہ اپنی قوت کو پہنچ جائیں جو ۱۵ سال کی عمر کا زمانہ ہے تو پھر ان سے روزے رکھوائے جائیں اور وہ بھی آہستگی کے ساتھ۔ پہلے سال جتنے رکھیں، دوسرے سال اس سے زیادہ اور تیسرے سال اس سے زیادہ رکھوائے جائیں۔اس طرح بتدریج ان کو روزوں کا عادی بنایا جائے"۔

(الفضل ۱۱/ اپریل ۱۹۲۵ء)

حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ مائیں اپنے بچوں پر اس معاملہ میں رحم کرتی ہیں، کہتی ہیں ان کی ابھی عمر چھوٹی ہے اسلئے روزہ نہ رکھنے دیا جائے۔ بعض دفعہ بچے زیادہ شوق دکھاتے ہیں لیکن مائیں ان کو زبردستی روکتی ہیں ۔ یہ درست ہے کہ بچوں پر روزے فرض نہیں مگر بچپن سے ہی جب سے بچے نمازیں شروع کرتے ہیں اگر ان کو روزہ کے آداب نہ بتائے جائیں ،ان کو روزہ کے نمونے نہ دکھائے جائیں یعنی ان کو روزہ رکھنے کی تھوڑی تھوڑی عادت نہ ڈالی جائے تو جب وہ بالغ ہوتے ہیں ان کے اندر روزہ کی اہمیت باقی نہیں رہتی۔ ہمیں تو یاد ہے قادیان کے زمانہ میں جب خدا کے فضل سے روزہ کا معیار بہت بلند تھا اور سوائے مجبوری کے کوئی احمدی روزہ نہیں چھوڑتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت کا اثر تھا اس لئے اس زمانہ میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ احمدی روزہ میں کمزور ہے۔ اس وقت طریق یہی تھا کہ بچپن ہی سے مائیں گھروں میں تربیت دیتی تھیں۔اور دس سال کی عمر سے بچے روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے۔ نیز بلوغت سے مراد انگریز کی مقرر کردہ بلوغت کی عمر نہیں لی جاتی تھی یعنی یہ نہیں ہوتا تھا کہ انگریز نے ۲۱ سال کہہ دیا تو ۲۱ سال میں بالغ ہوگا اور ۲۱ سال سے شریعت فرض ہوگی یا انگریز نے ۱۸ سال مقرر کر دئے تو ۱۸ سال بعد شریعت فرض ہوگی۔بلکہ انسانی اصطلاح میں اور عرف عام میں جب بھی انسان بالغ ہوتا تھا وہ پورے روزے رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔ روزہ کے معاملے میں بلوغت سے متعلق فقہاء میں کچھ اختلافات بھی پائے جاتے ہیں۔ بچوں کی نشوونما کے پیش نظر بعض فقہاء نسبتاً سہولت دے رہے ہیں ۔اس لئے اس معاملہ میں بھی غیر معمولی سختی نہیں کی جاتی تھی۔بلکہ حوصلہ افزائی کے طور پر کوشش کی جاتی تھی کہ جو بچے بالغ ہو چکے ہیں یعنی ۱۳، ۱۴ سال کی عمر میں داخل ہو چکے ہیں کوشش کی جائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ روزے رکھیں ۔ایسے بچے جب پختہ عمر کو پہنچتے تھے یعنی ۱۸، ۱۹ سال کی عمر میں قدم رکھتے تھے تو پھر تو وہ لازماً رمضان کے پورے کے پورے روزے رکھا کرتے تھے"۔

(خطبه جمعه فرموده ۳۰/ مئی ۱۹۸۶ء)

Kaffeemaschinen
Aufschnittmaschinen
Hähnchengrills
Wandhauben
Pizzaöfen
Umluftkühlschränke
Spülmaschinen
Kühltheken
Kühlzellen
Teigknetmaschinen
Teigausrollmaschinen
Gyrosgrills usw.

MF Gastro
Inhaber: Mazhar Farooq
Gastronomie-Einrichtungen
Mainzer Straße 13
64521 Groß-Gerau
Telefon (06152) 926886
Telefax (06152) 926886
Mobil (0177) 2154316

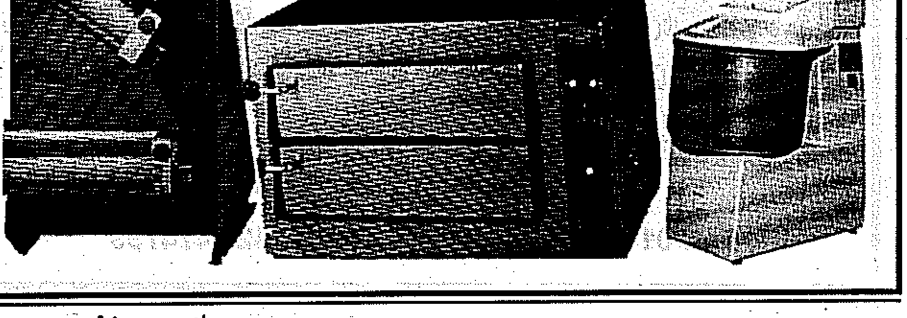

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جرمنی میں
احمدی بھائیوں کی اپنی دوکان
کم قیمت میں معیاری سامان
نیز سروس اور ٹرانسپورٹ کا انتظام ہے

زرعی اراضی برائے فوری فروخت
ربوہ سے نصف گھنٹے کی مسافت پر نہایت باموقعہ، برلب سڑک
۱۰۸ ایکڑ زرعی اراضی برائے فوری فروخت

انگلستان میں رابطہ کے لئے:
Tel: 0044 + (0181) 870 2942
(Mobile) 0044 + (07931)

انگلستان میں رابطہ کے لئے:
Tel: 0044 + (0181) 870 2942
(Mobile) 0044 + (07931) 865891

رمضان المبارک کے حوالہ سے نومبایعین کے تعلق میں

داعیان الی اللہ کو اہم نصیحت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"اور اس ضمن میں داعیین الی اللہ کو خصوصاً متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو مستقلاً خدا کا بنا دینے کا ایک بہت ہی اچھا وقت ہاتھ میں آیا ہے۔ آج کل جو نئے نئے احمدی ہوئے ہیں، دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں، کوئی شرک سے آرہے ہیں، کوئی دہریت سے آرہے ہیں، کوئی دوسرے مسلمانوں سے چلے آ رہے ہیں جنہوں نے اب اسلام کا حقیقی نور پایا اور دیکھا اور پہچانا ہے۔ غرضیکہ ہر قسم کے لوگ ہر ملک سے آرہے ہیں اور یہ تعداد خدا کے فضل سے دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہے ان کو سنبھالنے کا مسئلہ ہوا کرتا ہے۔ اور میں داعیین الی اللہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اب رمضان میں ان کو اس طرح سنبھالیں کہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ پکڑا دیں۔ اس سے بہتر سنبھالنے کا اور کوئی طریق نہیں ہے۔ سارے مسائل ایک طرف، سارے روزمرہ کے جھگڑے ایک طرف اور کسی کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں تھما دیا جائے یہ ایک طرف، اس کے بعد خدا اسے پکڑ لیتا ہے اور مضبوطی سے اس کو تھام لیتا ہے۔

اب یہاں مضمون کچھ بدل گیا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ آپ چھوڑ دیں تو چھوڑ دیں لیکن اگر آپ خدا کا حقیقی عرفان حاصل کریں تو آپ چھوڑ نہیں سکتے۔ اس کے برعکس اللہ چاہے تو چھوڑ دے لیکن انہی کو چھوڑتا ہے جو اس کا حقیقی عرفان حاصل نہیں کرتے۔ ایک سرسری تعلق کے لئے اس کے پاس آتے ہیں تو اب میں جو آپ کو بات کہہ رہا ہوں درحقیقت اس میں تضاد نہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اِن دنوں میں ان کا ہاتھ تھما دیں پھر وہ خدا اِن کو سنبھال لے گا۔ کچھ عرصہ ایسا گزرتا ہے جس سے تعلق میں کہ بندہ چھوڑنا بھی چاہے تو خدا ہاتھ نہیں چھوڑتا بعض دفعہ مصافحے میں میں نے دیکھا ہے بعض لوگ جو زیادہ ہی پیار کا اظہار کرنا چاہیں یہ بھی نہیں دیکھتے کہ کتنے لوگ مصافحہ والے کھڑے ہیں ہاتھ میں ہاتھ آجائے تو چھوڑتے ہی نہیں۔ بڑی مشکل سے انگلیاں یوں یوں کر کے نکالنا پڑتا ہے ہاتھ۔ تو یہ تالیفِ قلب کا دور بھی اسی طرح کا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نئے آنے والوں پر اتنا مہربان ہوتا ہے کہ بندوں کو بھی حکم ہے کہ ان کی تالیف قلب کرو۔ یہ ذرا جیتنے کے محتاج لوگ ہیں اور خود کبھی تالیفِ قلب فرماتا ہے اور حیرت انگیز طور پر بعض دفعہ ان کو نشان دکھاتا ہے۔ تو جب اس ہاتھ کی عادت پڑ جائے گی تو پھر یہ بھی نہیں چھوڑ سکیں گے۔ لیکن جب تک یہ ہاتھ اس ہاتھ میں نہ آجائے جو خدا کا ہاتھ کہلاتا ہے اس وقت تک آپ کے ہاتھوں میں تو محفوظ نہیں ہیں۔ آج ہے کل نکل جائے گا ہاتھ سے۔ آپ کو کب توفیق ہے کہ سارا دن تمام سال بھر آپ روزانہ ان کی فکر کریں، مہینے میں ایک دو دفعہ بھی فکر کا آپ کے پاس وقت نہیں رہتا اب تو رفتار بھی بہت پھیل چکی ہے۔ لکھوکھہا کی تعداد میں لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں اور ہر قوم سے، ہر مذہب سے، ہر زبان بولنے والوں میں سے آرہے ہیں تو ان کو آپ کیا سمجھائیں گے؟ کیسے کیسے ان کی طرف توجہات کا حق ادا کریں گے۔ ایک ہی طریقہ ہے کہ خدا کے ہاتھ میں ان کا ہاتھ تھما دیں۔ اور رمضان مبارک میں یہ کام ہر دوسرے دور سے زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔

اس ضمن میں ان کو روزے رکھنے کی تلقین کریں۔ روزے رکھنے کے سلیقے سکھائیں۔ ان کو بتائیں کہ اس طرح دعائیں کرو اور اللہ دعاؤں کو سنتا ہے لیکن اس سے عہد باندھو کہ تم اس کو چھوڑو گے نہیں۔ اصل مقصد مذہب کا خدا سے ملانا ہے۔ اگر کوئی مذہب باتیں سکھا جاتا ہے اور قیدوں میں مبتلا کر جاتا ہے مگر خدا کا قیدی نہیں بناتا تو ایسے مذہب کا کیا فائدہ۔ جتنے زیادہ بندھن ہوں اتنا ہی وہ مذہب مصیبت بن جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ بندھن خدا کی محبت کے بندھن ہوں تو پھر وہ مصیبت نہیں وہ رحمت ہی رحمت ہے، وہ عشق کے بندھن ہونے چاہئیں۔ پس ہر وہ شریعت جس پر عمل ظاہری ہو وہ ایسی غلامی کے بندھن ہیں جن کے ساتھ اللہ کی محبت کا تعلق نہیں ہے۔ ایسے لوگ ظواہر پرست ہو جاتے ہیں۔ ظاہری چیزوں کے غلام ہو جاتے ہیں۔ ان کی شریعت ان کو کچھ بھی نہیں فائدہ پہنچاتی۔ کورے کے کورے، سخت دل کے سخت دل، انسانیت کی اعلیٰ قدروں سے عاری اس دنیا سے گزر جاتے ہیں۔ کچھ بھی فائدہ ان کو نہیں ہوتا۔

لیکن وہ بندھن اگر خدا کی محبت کے بندھن میں تبدیل ہوں اور اس وجہ سے ہوں۔ اللہ کی خاطر ایک انسان اپنے آپ کو پابند کر رہا ہے اور اس کی محبت کی خاطر کر رہا ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ پھر وہ عبد بنتا ہے، پھر وہ غلام ہوتا ہے ورنہ روزمرہ کی ٹکسالی کے طور پر کام کرنے والے کہاں غلام ہوتے ہیں۔ پس اس معنیٰ میں ان کی تربیت کریں، ان کو سمجھائیں اور پھر چھوٹے موٹے روزمرہ کے رمضان کے آداب بھی تو بتائیں۔ روزے کیسے رکھے جاتے ہیں؟ کیوں رکھے جاتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس سلسلہ میں کیا نصیحتیں فرمائیں ان سے کچھ ان کو آگاہ کریں تو رفتہ رفتہ ان کی تربیت ہو گی اور اگر ان کو یہ تجربہ رمضان میں ہو گیا کہ ان کو لیلۃ القدر نصیب ہو گئی یعنی وہ رات آئی ہے جو رات کہلاتی ہے مگر سب سے زیادہ منور ہے اور سب سے زیادہ روشنیاں اور دائمی روشنیاں پیچھے چھوڑ جاتی ہیں؟ تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہو سکتا ہے وہ آپ کو سنبھالنے والے بن جائیں۔ آپ کو ان کو سنبھالنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ایسے لوگ میں نے دیکھے ہیں جب احمدیت میں ان میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے، وہ ہر ابتلاء سے اوپر نکل جاتے ہیں کوئی ٹھوکر ان کے لئے ٹھوکر نہیں رہتی وہ یہ نہیں کہتے کہ دیکھو جی فلاں یوں کر رہا ہے۔ انہوں نے ہمیں احمدیت دی، اپنا یہ حال ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کا ان سے بہتر نمائندہ سمجھنے لگتے ہیں اور ان کی فکر کرتے ہیں۔ ان کی تربیت کرتے ہیں، ان کو سمجھاتے ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جن کی ہمیں آج ضرورت ہے دنیا کو سنبھالنے کے لئے۔ اگر ایسے ہی رہنے دیا گیا کہ ہر وقت آپ ہی نے ان کو سنبھالے رکھنا ہے تو آپ کی طاقت میں تو یہ سنبھالنا بھی نہیں۔ انہوں نے پھر آگے دنیا کو کیا سنبھالنا ہے اس لئے رمضان سے یہ فائدہ اٹھائیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳/فروری ۱۹۹۵ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۷/مارچ ۱۹۹۵ء)

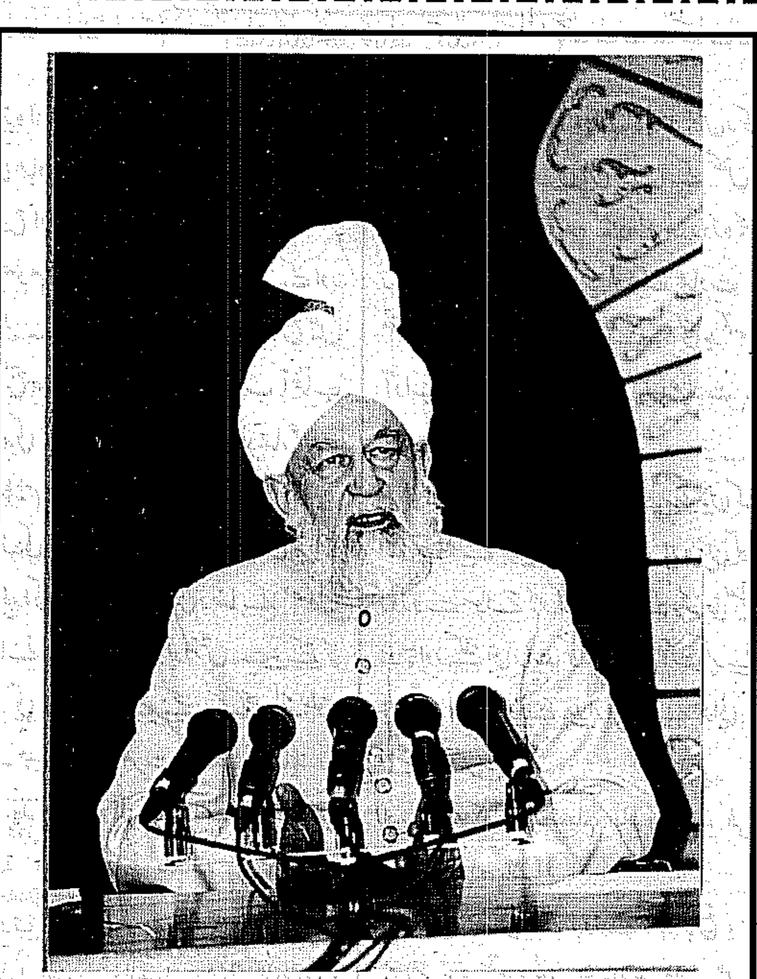

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۰/مئی ۱۹۹۹ء کو ناصر باغ (جرمنی) میں منعقدہ ایک مجلس سوال وجواب میں حاضرین کے سوالوں کا جواب ارشاد فرمارہے ہیں

۲۰/مئی ۱۹۹۹ء کو ناصر باغ (جرمنی) میں منعقدہ مجلس سوال وجواب کے شرکاء

(تصاویر بشکریہ: شاہد عباسی۔ جرمنی)

نان ——— نان ——— نان

ہمارے آٹومیٹک پلانٹ پر حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق اعلیٰ اور معیاری نان تیار کئے جاتے ہیں اور پلاسٹک کی فلم میں seal کئے جاتے ہیں۔ شادی بیاہ اور فیملی پیک پر خاص رعایت۔

برطانیہ اور یورپ میں ڈسٹری بیوٹرز کی ضرورت ہے۔ فری نمونہ کے لئے رابطہ کریں

Shalimar Foods

Tel: 01420 488866——Fax: 01420 474799

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع

بیسویں صدی ـــــ کسر صلیب کی صدی

کسر صلیب ـــ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم کارنامہ

(نصیر احمد انجم۔ ربوہ)

آج ہم اکیسویں صدی کے دہانے پر کھڑے ہیں(اور بڑے زور شور سے دنیا اگلی صدی میں داخلے کی تیاریوں میں مصروف ہے)۔جس طرح سال کے اختتام پر جائزے لئے جاتے ہیں کہ سال گزشتہ میں مختلف نوعیت کے کیا کیا اتار چڑھاؤ آئے، کسے نفع ہوا اور کون خسارے میں گیا۔ ہم بیسویں صدی کے اختتام پر ایک خاص جہت سے ایک جائزہ پیش کرنا چاہتے ہیں اور وہ مخصوص جہت مسیحیت اور اسلام میں موازنہ سے تعلق رکھتی ہے۔ پس آئندہ سطور میں ہم تقابلی جائزہ لیں گے کہ گزرنے والی اس صدی سے پہلے دونوں مذکورہ مذاہب کی صورت حال کیا تھی اور صدی کے اختتام پر کیا پوزیشن ہے۔اس سلسلہ میں مسیحیت کے علاوہ دیگر مذاہب مثلاً ہنود اور یہود کا ذکر بھی ضمناً آئے گا۔

گزشتہ دو صدیوں میں مسیحیت کی جارحانہ یلغار

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس زمانے کی مذہبی دنیا کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"تاریخ مذاہب میں ۱۹ویں صدی کا نصف و آخر اور ۲۰ویں صدی عیسوی کا آغاز مذہب کے درمیان خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔یہ وہ دور ہے کہ جب کہ تمام روئے زمین پر ایک طرف تو بڑے بڑے مذاہب کے درمیان گہری سنجیدگی اور انہماک کے ساتھ نظریاتی جنگ لڑی جارہی تھی اور دوسری طرف احیائے علوم اور تہذیب نو کے نتیجہ میں مذہبی اور غیر مذہبی نظریات باہم دگر بڑی شدت کے ساتھ برسرپیکار تھے۔ اول الذکر مقابلہ میں عیسائیت، اسلام اور ہندومت کا مجادلہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ان تینوں مذاہب کی باہمی جنگوں کے لئے ہندوستان ہی بہترین اکھاڑا ثابت ہو سکتا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اٹھارھویں صدی کے نصف آخر میں سرزمین ہند میں ان تینوں مذاہب کے درمیان وسیع پیمانے پر تاریخی اہمیت کی نظریاتی جنگیں لڑی گئیں اور یہ سلسلہ کسی نہ کسی رنگ میں اب تک جاری ہے"۔

(سوانح فضل عمر صفحہ ۳۔ناشر فضل عمر فاونڈیشن ربوہ پاکستان دسمبر ۱۹۷۵ء)

تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اس زمانے میں مسیحیت نے اسلام کے خلاف محاذ کھول رکھا تھا۔ پادری اور مناد انگلستان سے ہندوستان درآمد ہوتے تھے۔ایک طرف وہ اپنی تقاریر میں اپنی زبانوں سے اسلام کے خلاف شعلے اگلتے تھے تو دوسری جانب ان کی تحریریں زہر افشانی کرتی تھیں۔ آئندہ حوالوں سے ان عیسائی منادوں کی تعلیوں اور بلند بانگ دعاوی کی خوب عکاسی ہوتی ہے۔

پادری عمادالدین (جو کبھی اجمیر کی جامع مسجد کے امام تھے) وہ بھی اسی یلغار کی لپیٹ میں آئے۔ لکھتے ہیں:

"۱۸۰۰ء میں جب ولیم کیری صاحب نے آ کر ملک بنگال کے ایک حصہ میں کام شروع کیا،اس وقت سے بہت آہستہ آہستہ مسیحی دین کا چرچا تمام ملک ہندوستان میں پھیلا ہے اور پنجاب میں قریب ۴۵ برس سے خدا کا دین آیا ہے۔ جس وقت کیری صاحب آئے اس وقت ملک کی ایسی حالت تھی کہ کوئی دنیاوی سمجھ کا آدمی نہ کہہ سکتا تھا کہ مسیح کا دین اس ملک میں پھیلے گا کیونکہ اس وقت کے محمدی اور ہندو اپنے اپنے مذہب میں بڑے مضبوط اور سرگرم اور تعصب و سختی و ناواقفی سے بھرپور ہو کر ہوا سے باتیں کرتے تھے۔ہاں اس وقت کیری صاحب کا مسیحی ایمان گواہی دیتا تھا کہ خدا کا دین اس ملک کو بھی ضرور فتح کرے گا جیسا کہ پیچھے سے فتح مند چلا آیا ہے۔ اسی طرح اب ہم مسیحی بھی خدا پر یقین اور بھروسہ کر کے کہتے ہیں کہ کسی وقت یہ ملک ملک انگلستان کی مانند ہونے والا ہے۔ہمارے مخالف ہندو و مسلمان، دیانندی و نیچری وغیرہ اگرچہ کیسا ہی زور دکھلاویں اور زبان درازیاں کریں، وقت چلا آتا ہے کہ پتہ ندارد ہونگے۔ صرف مسیحی دینداری یہاں ہوگی یا شرارت نفسانی کے لوگ ملیں گے کیونکہ ملک ملک نے اب ایسی حالت کی طرف رخ کر لیا ہے اور پیچھے یوں ہی ہوتا آیا ہے اور تعلیمات کے نتائج یہی ہیں"۔

(خط شکاگو، ۸/فروری ۱۸۹۳ء صفحہ ۶)

ہندوستان میں عیسائیت کو جو کامیابی حاصل ہو رہی تھی اس کی ایک ادنیٰ سی جھلک پنجاب کے لفٹیننٹ گورنر چارلس ایچی سن کی ایک تقریر میں پائی جاتی ہے جو انہوں نے ۱۸۸۸ء میں کی تھی۔انہوں نے کہا:

"بعض ایسے لوگوں کو جنہیں اس طرح توجہ کرنے کا موقع نہیں ملا سن کر تعجب ہوگا کہ جس رفتار سے ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اس سے چار پانچ گنا زیادہ تیز رفتار سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے اور اس وقت ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد دس لاکھ کے قریب ہو چکی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ اس عظیم الشان امر کا سبب کہ ہر جگہ عیسائیوں کی جماعت ایسی تیز رفتاری سے پھیل رہی ہے کہ جتنی قرون وسطیٰ کے بعد کبھی نہیں پھیلی۔ میں اور آپ اس کا حقیقی سبب جانتے ہیں۔وہ یہ ہے کہ خداوند کی روح حرکت میں ہے۔ پہلے کی طرح اب بھی خداوند اپنے نام کو عظمت دے رہا ہے اور ہمارے چرچ کو ان لوگوں سے وسعت دے رہا ہے جو نجات چاہتے ہیں۔انجیل کے پیغام کی قدیم طاقت ابھی تک موجود ہے۔اب بھی رسولوں کے زمانہ کی طرح خدا کا کلام زبردست نشوونما کی طاقت رکھتا ہے اور اس کا غلبہ ہو رہا ہے"۔

(دی مشنز از آر۔ کلارک صفحہ ۲۳۴ سوانح فضل عمر صفحہ ۱۲)

امریکہ کے مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر جان ہنری بیروز کو ہندوستان بلوایا گیا۔وہ انگریزی زبان کے بڑے فصیح البیان مقرر تھے۔ انہوں نے ۱۸۹۷ء میں برصغیر کا طوفانی دورہ کر کے جگہ جگہ لیکچر دئے اور ان لیکچروں میں عیسائیت کے عالمگیر غلبہ کا وہ ڈھنڈورا پیٹا کہ آسمان سر پر اٹھا لیا۔انہوں نے اپنے لیکچر میں عیسائیت کے غلبہ و استیلا کا ذکر کرتے ہوئے بڑے طمطراق سے اعلان کیا:

"آسمانی بادشاہت پورے کرہ ارض پر محیط ہوتی جا رہی ہے۔ آج دنیا بھر میں اخلاقی و فوجی طاقت، علم و فضل، صنعت و حرفت اور تمام تر تجارت ان اقوام کے ہاتھ میں ہے جو آسمانی و انسانی اخوت کی تعلیم پر ایمان رکھتے ہوئے یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کرتی ہیں"۔

(بیروز لیکچرز صفحہ ۱۹)

اس لیکچر میں آگے چل کر انہوں نے ایک برطانوی ادیب کے حوالہ سے نہایت درجہ فخریہ انداز اور تعلّی آمیز الفاظ میں کہا:

"دنیائے عیسائیت کا عروج اس درجہ زندہ حقیقت کی صورت اختیار کر گیا ہے کہ ایسا درجہ عروج اسے اس سے پہلے کبھی نصیب نہیں ہوا تھا۔ ذرا ہماری ملکہ عالیہ (ملکہ وکٹوریا) کو دیکھو جو ایک ایسی سلطنت کی سربراہ ہے جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ دیکھو وہ ناصرہ کے مصلوب کی خانقاہ پر کمال درجہ تابعداری سے احتراماً جھکتی اور خراج عقیدت پیش کرتی ہے یا پھر گاؤں کے گرجا میں جا کر نظر دوڑاؤ اور دیکھو کہ وہ سیاسی مدبر (وزیر اعظم برطانیہ) جس کے ہاتھوں میں ایک عالمگیر سلطنت اور اس کی قسمت کی باگ ڈور ہے۔ جب یسوع مسیح کے نام پر دعا کرتا ہے تو کیسی عاجزی اور انکساری سے اپنا سر جھکاتا ہے۔

دیکھو جرمنی کے نوجوان قیصر کو جب وہ اپنے لوگوں کے لئے بطور پادری فرائض سرانجام دیتا اور یسوع مسیح کے مذہب یعنی دین عیسائیت سے اپنی وفاداری کا اظہار کرتا ہے۔ مشرقی انداز میں ماسکو کے شاہانہ ٹھاٹھ باٹ میں زار روس کو دیکھو کہ ان میں سے ہر ایک کو تاج پوشی کے وقت ابن آدم کے طشت میں رکھ کر اسے تاج پیش کیا جاتا ہے یا پھر مغربی جمہوریت (امریکہ) کے ایک صدر کے بعد دوسرے صدر کو دیکھو کہ ان میں سے ہر ایک عبادات کے نسبتاً سادہ لیکن عمیق اسلوب میں ہمارے خداوند کے ساتھ اپنی وفاداری اور تابعداری کا اظہار کرتا چلا جاتا ہے۔

امریکی، برطانوی، جرمنی اور روسی سلطنتوں کے حکمران اقرار کرتے ہیں، کیا ان سب کے زیر نگیں علاقے مل کر ایک وسیع و عریض سلطنت کی حیثیت نہیں رکھتے کہ جس کے آگے ازمنہ قدیم کی بڑی بڑی سلطنت بھی سراسر بے حیثیت نظر آنے لگتی ہے؟۔(بیروز لیکچرز صفحہ ۲۰ اردو ترجمہ از سوانح فضل عمر)

عیسائی سلطنت کے دبدبہ و حکومت اور ان میں عیسائیت کے غلبہ کا نہایت پرشکوہ الفاظ میں نقشہ کھینچنے کے بعد ڈاکٹر بیروز نے خاص اسلامی ملکوں میں بھی عیسائیت کی روزافزوں ترقی کا بڑے فاتحانہ انداز میں ذکر کیا اور کہا:

I might sketch the movement in musulman lands,which has touched with the radiance of the cross the lebanon and persian mountains, as well as the waters of the basphorus and which is the sure harbinger of the day when Cairo and Damascus and Tehran shall bt the servants of Jesus and when even the solicitudes of Arabia shall be piereed and Christ in the person of his desciple, shall enter the Kaaba of Mecca and the whole truth shall at last be there spoken."This is eternal life that they might know thee, the only true God and Jesus Christ whome thou hast sent".

"اب میں اسلامی ملکوں میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار اگر ایک طرف لبنان پر جلوہ فگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کے نور سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورت حال اس آنے والے انقلاب کا پیش خیمہ ہے جب قاہرہ، دمشق اور تہران خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے **حتی کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کے ذریعہ مکہ اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگی** اور بالآخر وہاں صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے ک وہ تجھ حقیقی اور واحد خدا کو اور یسوع مسیح کو جانیں

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

جس کو تو نے بھیجا ہے"۔(بیروز لیکچرز صفحہ ۳۲)

یہ تو تھی اس زمانہ کی مسیحیت ان کے علاوہ ہندو بھی اسلام دشمنی میں دامے درمے سخنے شریک تھے۔

سیواجی اپنے ایک خط میں جو انہوں نے راجہ جے سنگھ کو لکھا تھا، کہتے ہیں: -

"میری تلوار مسلمانوں کے خون کی پیاسی ہے۔افسوس، صدہا افسوس کہ یہ تلوار مجھے ایک مہم کے لئے میان سے نکالنی پڑی۔اسے مسلمانوں کے سروں پر بجلی بن کر گرنا چاہئے تھا جن کا نہ کوئی مذہب ہے اور نہ جنہیں انصاف کرنا آتا ہے۔

............میری بادلوں کی طرح گرجنے والی فوجیں مسلمانوں پر تلواروں کا وہ خونی مینہ برسائیں گی کہ دکن کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک سارے مسلمان اس سیلاب خون میں بہہ جائیں گے اور ایک مسلمان کا نشان بھی باقی نہ رہے گا"۔(منقول از اخبارالجمیعة جون ۱۹۲۷ء بحوالہ سوانح فضل عمر صفحہ ۱۵)

اس زمانے میں ہندوؤں کا ایک فرقہ آریہ سماج اٹھا۔خود ہندو مؤرخین کی رائے میں آریہ سماج کے قیام کا واحد مقصد ہندوستان سے اسلام کو ملیامیٹ کرنا اور مکمل ہندوراج کا قیام تھا۔چنانچہ لالہ دھنپت رائے بی۔ایل،ٹی لکھتے ہیں:

"ہندوستان میں سوائے ہندوراج کے دوسرا راج ہمیشہ قائم نہیں رہ سکتا۔ایک دن آئے گا کہ ہندوستان کے سب مسلمان شدی آری اندولن کی وجہ سے آریہ سماجی ہو جائیں گے۔یہ بھی ہندو بھائی ہیں۔ آخر صرف ہندو ہی رہ جائیں گے۔یہ ہمارا آورش (نصب العین) ہے۔یہ ہماری آشا (تمنا) ہے۔سوامی جی مہاراج نے آریہ سماج کی بنیاد اسی اصول کو لے کر ڈالی تھی"۔

(اخبار پرکاش لاہور ۲۶/اپریل ۱۹۲۵ء، بحوالہ سوانح فضل عمر صفحہ ۱۶)

اس زمانے میں ہندو علی الاعلان یہ دہائی دیتے تھے ۔

مکہ کے مندروں میں ہو وید کی پاٹھ جاری
یروشلم میں گونجے جا کر صدا ہماری

☆......☆......☆

اسلام کی حالت زار

ان مذاہب کے برعکس اسلام کسمپرسی کے عالم میں تھا۔عیسائی اور ہندو جو زہرباد کتابیں لکھ رہے تھے، مسلمانوں میں ان کے دانت کھٹے کرنے والا کوئی نہ تھا۔

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں اسلام کی حالت یہ تھی ۔

"ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین"

ترجمہ: کفر ہر طرف یزید کی فوجوں کی طرح جوش میں ہے اور اسلام زین العابدین کی طرح بیمار و بے کس ہو چکا ہے۔

اس زمانے کے مفکرین اور شعراء اسلام کی حالت زار پر نوحہ گری کرتے دکھائی دیتے ہیں۔چند حوالے ملاحظہ ہوں:-

علامہ اقبال نے کہا:

ہاتھ بے زور ہیں اور الحاد سے دل خوگر ہیں
امتی باعث رسوائی پیغمبر ہیں
بت شکن اٹھ گئے باقی جو رہے بت گر ہیں
تھا ابراہیم پدر اور پسر آذر ہیں

(بانگ درا صفحہ ۲۰۰، ایڈیشن ۱۹۸۸ء، نظم جواب شکوہ)

مولانا حالی نوحہ کناں ہیں:

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پر تری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
ہر دیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے
فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا:

آج دنیا پھر تاریک ہے۔وہ روشنی کے لئے پھر تشنہ ہے.........جو تاریکی چھٹی صدی عیسوی میں جہالت نے پھیلائی جبکہ اسلام کا ظہور ہوا ویسی ہی تاریکی آج تہذیب و تمدن کے نام سے پھیلی ہوئی ہے۔.........شیطان کا تخت اس عظمت اور دبدبہ سے کبھی بھی زمین کی سطح پر نہ بچھایا گیا تھا جیسا کہ اب قائم و مسلط ہے"۔

(الہلال جلد نمبر ۴ صفحہ ۱۰۲)

"خون حرمین" کے مصنف یہ حالت زار دیکھ کر حضرت محمد ﷺ کے حضور عرض کرتے ہیں:

"خدارا ایسی بے بسی اور نازک حالت میں اپنے نام لیواؤں پر رحم کرتے ہوئے امام آخرالزمان کو جلد بھیجئے.........یا رسول اللہ اب عقل اور اسباب ظاہری کا سہارا جاتا رہا قوی بے کار ہو گئے، ہمتیں پست ہو گئیں۔خونخوار تثلیث نے انہیں قعر مذلت میں اس طرح دھکیل دیا ہے کہ اب پھر ابھرنے کی صورت نظر نہیں آتی.........اب دل کے زخم کی ٹیک اور سوزش قابل اظہار ہے"۔

(بحوالہ صداقت حضرت مسیح موعود مصنفہ مولانا جلال الدین شمس صفحہ ۱۹، ۲۰)

☆......☆......☆

حضرت مسیح موعودؑ کی آمد اور کسر صلیب کا آغاز

۱۸۳۵ء وہ خوش قسمت سال ہے جس میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔آپ نے آغاز جوانی میں ہی جب آپ سیالکوٹ میں مقیم تھے۔عیسائیوں سے مناظرات کا آغاز کر دیا تھا۔دین کا یہ پہلوان جری اللہ فی حلل الانبیاء بن کر ظاہر ہوا تھا۔چنانچہ ہر دوسرے مذہب کے پیروکاروں اور راہنماؤں کو دعوت مبارزت دینے لگا۔اس امام ہمام کی مساعی بلیغہ سے اسلام کئی صدیوں بعد اپنے اصلی اور غالب روپ میں نظر آنے لگا۔ آپ نے ۱۸۸۰ء میں اپنی شہرہ آفاق تصنیف "براہین احمدیہ" رقم فرمائی جس میں آپ نے حقیقت قرآن اور اسلام کے صدہا دلائل تحریر فرمائے جو بلاشبہ میدان عقل اور منطق کے شہسوار ہیں اور آج تک اوراق پر سچے موتی بن کر چمکتے ہیں۔اس کتاب کے دلائل کو پیش کر کے آپ نے تمام دیگر مذاہب کو کھلے بندوں ان دلائل کا جواب دینے کا چیلنج دیا۔یہ کتاب مذہبی دنیا میں ایک زلزلہ ثابت ہوئی۔بعد ازاں آپؑ نے دیگر گراں قدر تصنیفات فرمائیں۔آپؑ کے ملفوظات اور مکتوبات اس پر سوا ہیں۔ان روحانی خزائن میں آپ نے عیسائیت کی ہر تاروپود کو بکھیر کر رکھ دیا۔ہندوؤں بالخصوص آریہ سماج کی قلعی کھولی۔عیسائیت کے بدعقائد کی بیخ کنی کے لئے جو تصنیفات آپ نے بالخصوص لکھیں ان کے نام یہ ہیں:

براہین احمدیہ ہر چہار حصص، راز حقیقت، مسیح ہندوستان میں، انجام آتھم، جنگ مقدس (ایک مباحثہ کی روداد جو آپ اور عیسائیوں کے مابین ہوا)، اسلامی اصول کی فلاسفی، تحفہ قیصریہ، ستارہ قیصریہ، سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، چشمہ مسیحی، ایک عیسائی کے تین سوالوں کا جواب، نورالحق حصہ اول و دوم، نورالقرآن حصہ اول و دوئم وغیرہ۔

اسی طرح ہندو مت پر اسلام کی فضیلت ثابت کرنے والی خصوصی تصانیف یہ ہیں:

براہین احمدیہ ہر چہار حصص، پرانی تحریریں، سرمہ چشم آریہ، چشمہ معرفت، آریہ دھرم، سناتن دھرم، قادیان کے آریہ اور ہم، شحنۂ حق وغیرہ۔

قارئین کرام حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے ہر کتاب بلکہ ہر دلیل اس لائق ہے کہ بار بار اس کا مطالعہ کیا جائے اور اس قابل ہے کہ اسے سمجھ کر اپنے قلب و ذہن کو جلا بخشی جائے۔

یوں آپ کے اس شاندار قلمی جہاد کے نتیجہ میں مذہبی دنیا کا منظر بالکل بدل گیا۔اسلام کا بول بالا ہوا اور مخالفین کو شکست فاش ہوئی۔

اعتراف حقیقت

آپ کی اس پاکیزہ اور کامیاب مساعی کا اقرار آپ کے پیروکاروں کے علاوہ آپ کے نہ ماننے والں نے بھی برملا طور پر کیا۔مثلاً:

مولانا ابوالکلام آزاد نے جبکہ وہ اخبار وکیل (امرتسر) کے ایڈیٹر تھے لکھا:

"وہ (حضرت مرزا صاحب) اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے......جبکہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا اور مسلمان جو محافظ حقیقی کی طرف سے عالم اسباب و وسائط میں حفاظت کا واسطہ ہو کر اس کی حفاظت کپر مامور تھے اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے تھے یا نہ کر سکتے تھے۔ایک طرف حملوں کی یہ حالت تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام کی شمع عرفان حقیقی کو سر راہ منزل مزاحمت سمجھ کر مٹا دینا چاہتی تھی اور عقل و دولت کی زبردست طاقتیں اس حملہ اور یک پشت گری کے لئے ٹوٹی پڑتی تھیں اور دوسری طرف ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابل پر تیر بھی نہ تھے اور حملہ آور مدافعت دونوں کا قطعی وجود ہی نہ تھا.........کہ مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا۔اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دیئے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور ہزاروں اور لاکھوں مسلمان اس کے خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا"۔(بحوالہ بدر قادیان ۱۸/جون ۱۹۰۸ء)

مرزا حیرت دہلوی ایڈیٹر کرزن گزٹ دہلی نے لکھا:

"بحیثیت ایک مسلمان ہو کے بلکہ محقق ہونے کے اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا"۔

(کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء بحوالہ سلسلہ احمدیہ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ ۱۸۹)

مولوی نور محمد صاحب نقشبندی نے لکھا:

اس زمانے میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بناؤں گا۔ولائیت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد از آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا.........حضرت عیسیٰؑ کے مجسم خاکی زندہ ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا۔تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لیفرائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک پادریوں کو شکست دی۔

(دیباچہ تفسیر القرآن مولوی اشرف علی صاحب تھانوی)

انیسویں صدی اور بیسویں صدی کے سنگم پر حضرت مسیح موعودؑ نے کسر صلیب کی جو مضبوط بنیادیں فراہم کی تھیں انہیں بنیادوں پر اس تمام صدی میں قصر احمدیت کی شاندار عمارت منصہ شہود پر ابھری۔کہاں پادریوں کی حرم میں صلیب کا جھنڈا

گاڑنے کی مذموم خواہشات اور منصوبے اور کہاں اب یہ اقرار ملاحظہ کیجئے۔

روزنامہ 'نوائے وقت' ۱۳ر اپریل ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

"انہوں (پادری بلی گراہم۔ ناقل) نے رپورٹروں کو بتایا کہ مسلمان مشنری افریقہ میں جب سات حبشیوں کو مسلمان بناتے ہیں تو عیسائی مشنری مشکل سے تیں حبشیوں کو عیسائی بنانے میں کامیاب ہوتے ہیں"۔

پھر اخبار لکھتا ہے:

"افریقہ میں اگر کوئی پاکستانی مشنری کام کر رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ مشرقی افریقہ میں مسلمانوں کی آبادی پندرہ فیصد ہے جس میں ایسٹ افریقن ٹائم کے مطابق دس لاکھ افریقی لوگ احمدی ہیں۔ پرتگیزی مشرقی افریقہ میں تقریباً دس لاکھ افریقی (......) احمدی ہو چکے ہیں جن میں غالب اکثریت احمدیوں کی ہے۔ نیروبی میں تو خیر احمدیوں نے ایک بہت بڑا تبلیغی مرکز قائم کر رکھا ہے جو روزانہ انگریزی اخبار بھی شائع کرتا ہے۔...... بلی گراہم جب اپنے حالیہ دورے پر نیروبی گئے تو مسلمانوں کی طرف سے اگر کسی جماعت نے انہیں مباحثہ کی دعوت دی تو وہ جماعت احمدیہ تھی۔

مارچ ۱۹۵۸ء برطانیہ کی معروف مضمون نگار الزبتھ ہکسلے مشرقی افریقہ گئیں۔ واپس انگلینڈ آکر انہوں نے اپنے دورے کے متعلق مضامین سنڈے ٹائمز لندن میں شائع کروائے۔ ۲۵ر مئی ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں اس موقر جریدہ میں مس ہکسلے نے لکھا:

" جماعت احمدیہ کے مبلغین کی مساعی بار آور ثابت ہو رہی ہے اور وہاں لوگ اس جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ جماعت پہلے ٹانگانیکا میں پھیلنی شروع ہوئی۔ اب مشرقی افریقہ کے اکثر علاقوں میں پھیلتی نظر آ رہی ہے۔ اس جماعت کی طرف سے جو مبلغین پاکستان سے بھجوائے جاتے ہیں وہ اکثر و بیشتر ذہنی لحاظ سے پُر اثر شخصیت اور اعلیٰ قوت کردار کے مالک ہوتے ہیں"۔

پروفیسر G. B. Gold اپنی کتاب "Outline of East African Society" میں اسلام کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

...... کی یہ کامیابی اس لحاظ سے اور بھی نمایاں حیثیت رکھتی ہے کہ ابھی زمانہ حال میں چند سال تک یہاں ...... تبلیغی مساعی کا کوئی نام و نشان تک نہ تھا۔ گزشتہ دس پندرہ سال میں روشن خیال جماعت احمدیہ نے جس کا مرکز پاکستان میں ہے، بعض مستعد نوجوان علماء بطور مبلغ یہاں بھجوائے اور آج کل سارے مشرقی افریقہ میں ایک درجن کے قریب ایسے مبغلین ...... مصروف کار ہیں۔

(بحوالہ مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام از شیخ مبارک احمد صاحب)

لندن کے ایک پروفیسر لنڈن ہیرس اپنی کتاب "Islam in East Africa" میں جماعت احمدیہ کی مساعی کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

Even though they are regarded by the Orthodox as heretics. They ar emore able defender of their faith than any of their contemporaries . There are no more active propogandists in the muslim world"

ترجمہ: اگرچہ دوسرے...... قسم کے مسلمان جماعت احمدیہ کو بدعتی خیال کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے تمام ہم مذہب فرقوں کے مقابلے میں اپنے مذہب کا زیادہ بہتر طور پر دفاع کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ آج اسلامی دنیا میں ان سے زیادہ فعال تبلیغی جماعت موجود نہیں"۔

آنریبل عبداللہ فونڈا میکرا جو ٹانگانیکا (موجودہ تنزانیہ) میں وزیر انصاف رہ چکے ہیں لکھتے ہیں:

" مشرقی افریقہ میں احمدیہ جماعت نے گزشتہ پچیس سال میں دو جنگیں لڑی ہیں۔ ایک جنگ عیسائیوں کے ساتھ جو انتہائی دلآزار طریق پر اسلام اور بانی اسلام پر تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے۔ احمدی مبلغین نے جرأت کے ساتھ ان حملوں کا جواب دیا اور ایسا دفاع کیا کہ عیسائیت کو ناقابل عمل اور ناقابل قبول ثابت کر کے پادریوں کے منہ ہمیشہ کے لئے بند کر دئے اور حمایت اسلام کا حق ادا کیا۔ (بحوالہ مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام)

یہ کامیابیاں افریقہ کے ایک حصہ سے ہی تعلق نہیں رکھتیں بلکہ مشرق و مغرب میں یہی عالم ہے۔

نیروبی کے اخبار East African Times کی یکم اکتوبر ۱۹۶۳ء کی اشاعت میں جنوبی افریقہ کے شہر جوہانسبرگ کے علم دوست مسٹر این۔ کے۔ جمال نے لکھا:

" The spread of Islam in easter and west Africa is solaly due to the unwavering efforts of the Ahmadies. No sunni Ablim can claim this honour."

ترجمہ: "مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ میں اشاعت اسلام خالصۃً جماعت احمدیہ کی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے اور کوئی سنّی عالم اس اعزاز کا دعویٰ نہیں کر سکتا"۔

قارئین کرام !! حالیہ برسوں میں جماعت احمدیہ کو عالمی سطح پر عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ MTA پر ۱۹۹۳ء سے ہر سال عالمگیر بیعت کا سلسلہ جاری ہے جس میں ۱۹۹۳ء سے ۱۹۹۹ء تک کروڑوں افراد احمدیت کے دامن سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ ہر گزرنے والا سال اپنی بیش بہا برکات چھوڑ کر رخصت ہوتا ہے اور ہر طلوع ہونے والا سال جلیل القدر فتوحات کی نوید لے کر آتا ہے۔ اور ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ اگر بیسویں صدی کسر صلیب کی صدی تھی تو اکیسویں صدی غلبہ اسلام کی صدی ہوگی۔ انشاء اللہ۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

شہد سے الرجی کا علاج

مکرمہ حمیرا سلیم صاحبہ، سعودی عرب سے اپنے ایک خط میں جو انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام تحریر فرمایا ہے لکھتی ہیں:

"حضور ایک بار آپ نے شہد کے بارہ میں تحقیق کرنے کے لئے فرمایا تھا۔ چند ماہ پہلے مجھے طب نبوی کتاب کا سیٹ مطالعہ کرنے کا موقع ملا جس میں پڑھا کہ شہد ۹۹ بیماریوں کا علاج ہے۔ جس میں ایک یہ تھا شہد الرجی کا بھی بہترین علاج ہے۔

علاج کی غرض سے شہد کا استعمال خالی پیٹ اور صبح اور شام چار بجے پانی میں شربت بنا کر پیا جائے۔ علاج کی مدت چھ ماہ ہے۔

میرے بیٹے رانا بلال احمد کو سات ماہ کی عمر میں انڈے سے خطرناک الرجی ہوئی اور بقول ڈاکٹر آپ چند منٹ دیر کرتے تو بچہ ختم تھا۔ اس کو شدید الرجی انڈے سے ہے۔ اسے پانچ سال تک تو انڈا چکھانا بھی نہیں۔ اگر کبھی بچوں نے غلطی سے انڈے سے بنی ہوئی کوئی چیز کھلادی، بالکل تھوڑی سی تو بھی بچے کو فوراً منہ چہرہ کانوں آنکھوں میں شدید جلن اور لالی سکِن (Skin) پر ظاہر ہوتی۔ اس وقت بچے کی عمر چار سال ہے یعنی چار سال بڑی مشکل سے گزرے۔ ڈاکٹر کا خیال تھا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ بچہ ساری عمر انڈا نہ کھا سکے۔ جب میں نے کتب "طب نبوی" میں پڑھا تو اس غرض سے کہ بہت کچھ علاج کر چکے ہیں اسے بھی آزمالیں۔ ایک اعلیٰ قسم کا شہد بڑی تین کلو کی بالٹی لے لی گئی اور روزانہ باقاعدگی سے صرف صبح خالی پیٹ بچے کو شہد دودھ میں دو کھانے کے چمچ ملا کر بلاناغہ چار ماہ دیا گیا۔ کیونکہ بچہ پانی میں پیتا نہ تھا۔ حضور! اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ ابھی جبکہ علاج کی مدت دو ماہ باقی ہے میرا بیٹا ماشاء اللہ انڈے سے بنی چیزیں کیک اور کئی بار انڈا بھی کھا چکا ہے۔ الحمد للہ۔ اب وہ الرجی نہیں ہوتی۔

حضور یہ خط میں اس لئے لکھ رہی ہوں کہ دعا بھی کریں کہ سنا ہے آج کل پوری دنیا میں بچے مختلف قسم کی الرجیوں کا شکار ہیں۔ ان سب کو بھی بتایا جا سکے اور اس نعمت خداوندی سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ یہ مدنظر رہے کہ شہد ایک ہی قسم جو بھی شروع کروائی جائے وہی آخر تک دی جائے۔ ہم نے اپنے بچے کو آسٹریلیا کا شہد دیا۔ حضور سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کو اس نعمت سے دن رات فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ان ننھے معصوم بچوں کی تکالیف دور ہوں"۔

☆......☆......☆

(مکرمہ حمیرا سلیم صاحبہ کے اس خط کا مضمون واضح ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد پر افادۂ عام کے لئے یہ خط شائع کیا جا رہا ہے تاکہ لوگ اس پر تجربہ کر کے دیکھیں اور پھر اپنے تجربات سے مرکز کو بھی مطلع فرمائیں)۔

(ادارہ)

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ ۵۰۰ روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ ۲۰۰ ایتامیٰ کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ۔ دارالضیافت ربوہ)

الفضل خود بھی پڑھیے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
Prime
You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ | Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ | Dishes from 35cm to 1.2m
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
B4U
BANGLA TV
ASIANET
SONY Entertainment Television
MAIL ORDER
EXPORT
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
skydigital
ZEE TV
+ All prices are exclusive of VAT

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

صحابہؓ رسولؐ اور ذکرِ الٰہی

حضرت معاویہؓ نے ایک دفعہ مسجد نبوی میں کچھ لوگوں کو حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ آپؓ نے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ذکر الٰہی کے لئے بیٹھے ہیں۔ آپؓ نے کہا کہ ایک بار آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور اپنے کچھ صحابہؓ کو حلقہ باندھے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم کس مقصد کیلئے یہاں بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم یہاں ذکرِ الٰہی کیلئے بیٹھے ہیں...... آپؐ نے فرمایا کیا خدا کی قسم کھا کر کہتے ہو کہ تمہارا مقصد صرف یہی ہے؟ صحابہؓ نے جواب دیا ہاں خدا کی قسم ہمارا مقصد صرف یہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مَیں نے یہ قسم تمہیں اس لئے نہیں دلوائی کہ مجھے تم پر کوئی شک تھا، صرف بات یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ کرام جب نماز سے فارغ ہوتے تو نہایت بلند آہنگی سے ذکر الٰہی کرتے۔ جب مَیں یہ غلغلہ سنتا تو سمجھ جاتا کہ صحابہؓ نماز پڑھ کر واپس آتے ہیں۔

ایک دفعہ غریب مہاجرین آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضورؐ اہل ثروت لوگ بڑے درجات پاگئے ہیں کیونکہ وہ ہماری طرح ہی نمازیں پڑھتے ہیں، ہماری طرح ہی روزے رکھتے ہیں مگر اُن کے پاس زائد مال ہے جس کے ذریعے وہ حج اور عمرہ اور جہاد اور صدقہ میں شریک ہوتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا مَیں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جس کے ذریعہ تم اپنے سے پہلے سے بھی اور بعد میں آنے والوں سے بھی آگے بڑھ جاؤ گے اور کوئی شخص تم سے فضیلت نہ لے جاسکے گا مگر بایں شرط کہ وہ بھی وہی کرنے لگے جو تم کرتے ہو۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ ضرور بتائیے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم نماز کے بعد ۳۳۔۳۳ دفعہ تسبیح، تحمید اور تکبیر کیا کرو۔ کچھ عرصہ بعد وہ غریب مہاجرین پھر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی یہ بات سن لی ہے اور یہ ذکر الٰہی انہوں نے بھی شروع کردیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ پھر یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے، دیتا ہے۔

نماز باجماعت ذکر الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اقم الصلوٰۃ لذکری کہ میرے ذکر کیلئے نماز قائم کرو۔ صحابہؓ نماز باجماعت کی سختی سے پابندی کرتے تھے کہ بعض لوگ دو آدمیوں کے سہارے مسجد آکر شریکِ جماعت ہوا کرتے تھے۔ ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ نماز باجماعت سے صرف ایسا شخص ہی الگ رہتا تھا جس کا نفاق معروف ہوتا تھا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسجد کی طرف جو قدم اٹھتا ہے اس پر ثواب ملتا ہے اس لئے بعض صحابہؓ نماز کو آتے تو قریب قریب قدم رکھتے تاکہ قدموں کی تعداد بڑھ جائے۔ حضرت ابی بن کعبؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری مسلمان کا گھر مسجد سے بہت دور تھا لیکن جماعت کے ساتھ اس کی ایک نماز بھی نہ چھٹتی تھی۔ کسی نے اس کو کہا کہ تم ایک گدھا خرید لو جس پر دوپہر کی گرمی اور رات کے اندھیرے میں سوار ہوکر مسجد آیا کرو۔ اُس نے جواب دیا کہ مَیں تو یہ بھی پسند نہ کروں گا کہ مجھے مسجد کے پہلو میں مکان مل جائے کیونکہ میرا دل چاہتا ہے کہ میرے مسجد کو چل کر آنے اور گھر واپس جانے کا ثواب میرے نامہ اعمال میں لکھا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کا جواب سن کر فرمایا قد جمع اللّٰہ لك ذٰلك یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ سب ثواب تمہارے لئے اکٹھا کر رکھا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ نوافل کے ذریعہ بندہ اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے ہاتھ اور پاؤں اور آنکھ اور کان بن جاتا ہے۔

صحابہؓ کو نوافل کا ایسا شوق تھا کہ اگر بیرون سے آیا ہوا کوئی شخص نماز سے پہلے مسجد پہنچتا تو اس کو یہ غلط فہمی ہوتی کہ شاید نماز باجماعت ہوچکی ہے اور نمازی سنتوں کی ادائیگی میں مصروف ہیں۔

ایک بار آنحضرت ﷺ نے بلالؓ سے دریافت فرمایا کہ اسلام لاکر تم نے ثواب کی امید پر جو کام کئے ہیں ان میں سے بہترین کام مجھے بتاؤ کیونکہ مَیں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سنی ہے۔ حضرت بلالؓ نے عرض کی کہ میرے خیال میں میرا سب سے بہتر عمل یہ ہے کہ مَیں نے رات یا دن کی کسی گھڑی میں کبھی وضو نہیں کیا مگر لازماً اس کے ساتھ جتنے نفل کی توفیق ملی وہ بھی ادا کئے ہیں۔

صحابہؓ کے نوافل کے حُسن اور طول کا یہ عالم تھا کہ حضرت انسؓ رکوع کے بعد اور قیام میں اور دونوں سجدوں کے درمیان اس قدر دیر لگاتے کہ لوگ سمجھتے کہ کچھ بھول گئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو معلوم ہوتا کوئی ستون کھڑا ہے۔ ایک روز رکوع میں اس قدر جھکے رہے کہ ایک شخص نے سورۃ البقرہ اور آل عمران جیسی لمبی سورتیں پڑھ لیں لیکن انہوں نے اس دوران سر نہ اٹھایا۔

نوافل میں تہجد کو جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے متعلق آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ کتنا اچھا آدمی ہے اگر وہ رات کو نفل پڑھا کرے۔ حضورؐ کے اس ارشاد کے بعد آپؓ رات کا زیادہ وقت تہجد میں گزارتے اور تھوڑا ہی سوتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ، اُن کی بیوی اور خادم نے رات کے تین حصے کرلئے ہوئے تھے اور تینوں باری باری نماز سے فارغ ہوتے اور دوسرے کو جگادیتے۔

بعض صحابہؓ کو نماز تہجد میں اتنا غلو ہو جاتا کہ آنحضور ﷺ انہیں اعتدال کی تلقین کرتے۔ حضرت زینب بنت جحشؓ نے دو ستونوں کے درمیان ایک رسّی باندھ رکھی تھی تاکہ تھک کر نیند آنے لگے تو اس کا سہارا لے لیں۔ آنحضور ﷺ کو علم ہوا تو آپؐ نے وہ رسّی کھلوا کر پھینکوا دی اور فرمایا کہ ان کو صرف اسی قدر نماز پڑھنی چاہئے جو ان کی طاقت میں ہو، اگر تھک جائیں تو بیٹھ جانا چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن عاص کہتے ہیں کہ مَیں نے ایک بار ارادہ کیا کہ تمام زندگی دن کو روزہ رکھوں گا اور تمام رات نفل پڑھوں گا۔ آنحضور ﷺ کو علم ہوا تو فرمایا ایسا نہ کرو، روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو، نماز کے لئے بھی اٹھو اور کچھ وقت رات کو سو کر گزارو اور ہر ماہ تین دن کے روزے رکھ لیا کرو کیونکہ نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے۔ مَیں نے کہا حضورؐ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے۔ فرمایا دو دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دو۔ میں نے کہا مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے۔ فرمایا تو پھر حضرت داؤد علیہ السلام کی سنت کے مطابق ایک دن روزہ رکھو اور ایک چھوڑ دو، اس سے زیادہ روزہ رکھنا فضیلت کی بات نہیں۔

ایک بار آنحضرت ﷺ نے عبداللہ بن عمرؓ کی کثرت تلاوتِ قرآن دیکھ کر فرمایا کہ ایک مہینہ میں ایک بار قرآن ختم کیا کرو۔ انہوں نے عرض کی مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔ فرمایا کہ بیس دن میں۔ گزارش کی مَیں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا، دس دن میں۔ عرض کی مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔ آپؐ نے فرمایا اچھا سات دن میں......اور اب اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔

ذکر الٰہی کے ساتھ دل میں نرمی، طبیعت میں خشیت اور آنکھوں میں آنسو لازمی ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابوبکرؓ جب قرآن پڑھتے تو آنسوؤں کو روک نہیں سکتے تھے۔

اگر کوئی قیمتی سے قیمتی چیز بھی صحابہؓ کے ذکرِ الٰہی میں حائل ہوتی تو وہ اُن کی نظر سے گر جاتی۔ حضرت ابو طلحہؓ انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک چڑیا اڑتی ہوئی آئی اور باغ کی گھنی شاخوں میں پھنس گئی۔ آپؓ کو باغ کی شادابی اور چڑیا کی اچھل کود کا یہ منظر بہت پسند آیا اور کچھ دیر تک اس کو دیکھتے رہے۔ پھر نماز کی طرف توجہ کی تو یاد نہ رہا کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں۔ دل میں کہا کہ اس باغ نے یہ فتنہ پیدا کیا۔ فوراً رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور اس باغ کو صدقہ کردیا۔

ایک اور صحابیؓ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پھل سے لدے ہوئے درخت دیکھ کر اس قدر فریفتہ ہوئے کہ نماز کی رکعتیں یاد نہ رہیں۔ آپؓ حضرت عثمانؓ کی خدمت میں آئے اور باغ کو صدقہ کردیا جو پچاس ہزار پر فروخت کیا گیا۔

ایک صحابیؓ ایک پہاڑی درّہ پر مامور تھے اور اُن کے قریب ہی اُن کے ساتھی سو رہے تھے۔ اتفاقاً ایک مشرک آیا اور اُس نے تین تیر اُن کے جسم میں پیوست کردیئے لیکن وہ صحابیؓ برابر نماز پڑھتے رہے۔ جب دوسرے ساتھی اٹھے اور اِن کے زخموں سے خون نکلتے دیکھ کر کہا کہ مجھے پہلے کیوں نہ جگایا تو بولے کہ مَیں نماز میں ایک سورۃ پڑھ رہا تھا جس کو ناتمام چھوڑنا مجھے پسند نہ آیا۔

صحابہؓ کرام اگرچہ ذکر الٰہی کے دلدادہ تھے لیکن خشک صوفیوں کی طرح اُن کی زندہ دلی میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔ اُن کی مجلسوں میں دلچسپی کی باتیں ہوتیں، جاہلیت کے واقعات کے تذکرے ہوتے اور اشعار پڑھے جاتے۔ ہاں جب کوئی خدا کا کام آجاتا تو اُن کی آنکھیں پھر جاتیں اور وہ دیوانہ وار اس کام کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔

یہ مضمون روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۰ اپریل ۹۹ء میں مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

......۞......۞......۞

خلافت لائبریری میں بچوں کا سیکشن

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشادات کی روشنی میں خلافت لائبریری ربوہ میں ۱۹۸۲ء میں بچوں کے لئے ایک نئے سیکشن کا آغاز کیا گیا۔ فروری ۱۹۸۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سیکشن کے لئے علیحدہ عمارت کی اجازت دیتے ہوئے کتب کے علاوہ مفید اور معلوماتی ویڈیوز مہیا کرنے کا بھی ارشاد فرمایا۔ خلافت لائبریری میں بچوں کے سیکشن کے بارے میں ایک معلوماتی مضمون روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم اپریل ۱۹۸۹ء میں مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب انچارج خلافت لائبریری کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

بچوں کی اس لائبریری کے اوقات عموماً سکول میں چھٹی کے بعد سے نماز مغرب تک ہوتے ہیں۔ اب تک ممبران کی تعداد 2715 ہے اور اوسطاً سوا سو بچے روزانہ مطالعہ کے لئے آتے ہیں لیکن تعطیلات میں یہ تعداد تین سو سے ساڑھے تین سو تک پہنچ جاتی ہے۔ مطالعہ کے کمرہ کو گرمیوں میں کولر کے ذریعہ ٹھنڈا رکھا جاتا ہے۔ اس لائبریری میں کتب کی تعداد قریباً دس ہزار ہے۔ ہر ماہ بچوں کے پچیس رسائل بھی آتے ہیں۔ ہر اتوار کے دن صبح نو سے گیارہ بجے تک معلوماتی فلمیں دکھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ وقتاً فوقتاً کتب کی نمائش کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

10/12/99 - 16/12/99

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 10th December 1999
01 Ramadhan 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner: Workshop (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 394 (R)
02.05 Mulaqat: With Hazoor And Atfal
03.15 Urdu Class: Lesson No.116 (R)
Rec: 18.11.95
04.20 Learning Arabic: Lesson No.24 (R)
04.55 Homeopathy Class: Lesson No.84 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner: Workshop (R)
07.10 Quiz: 'History Of Ahmadiyyat No: 17 (R)
07.40 Siraiky Programme: Friday Sermon
Rec: 25.09.98
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.394 (R)
09.45 Urdu Class: Lesson No.116 (R)
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Hadith, Nazm
11.25 Bengali Service: MTA issues, dental care
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55 Darood Shareef
13.00 Friday Sermon
14.00 Documentary: Safar Hum Nay Kiya
14.25 Mulaqat: With Huzoor and Young Lajna
Rec: 31.10.99
15.25 Friday Sermon: With Hazoor (R)
16.25 Children's Corner: Class No.9 Part 2
Presentation of MTA Canada
17.00 German Service:
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class: Lesson No.117
Rec: 19.11.95
19.40 Liqa Ma'al Arab: Rec: 09.12.99 (New)
20.40 Belgian Programme: Children's Class No11
21.10 Medical Matters: "Fasting"
Host: Dr Mujeeb ul Haq Khan Sahib
21.45 Friday Sermon: (R)
22.55 Majlis e Irfan with Huzoor (R)

Saturday 11th December 1999
02 Ramadhan 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner: Class No.9, Part 2 (R)
Presentation of MTA Canada
01.15 Liqa Ma'al Arab(New): (R)
02.15 Weekly Preview
02.25 Friday Sermon: (R)
03.25 Urdu Class: Session No.117 (R)
04.25 Computer For Everyone: Part 27
05.10 Mulaqat: Huzoor and Young Lajna (R)
06.05 Tilawat, Darsul Hadith, Preview, News
07.00 Children's Corner: No.9, Part 2 (R)
Presentation of MTA Canada
07.35 MTA Mauritus: Discussion about fasting
08.25 Medical Matters: "Fasting"
Host: Dr Mujeeb ul Haq Khan Sahib (R)
08.25 Liqa Ma'al Arab(New): (R)
09.35 Urdu Class: Session No.117 (R)
10.35 Indonesian Service: Blessings of Ramadhan
11.45 Dars ul Quran <u>LIVE</u>
13.05 Tilawat, News, Preview
13.55 Bengali Service: Various Items
15.00 Mulaqat: Huzoor and Atfal
Rec: 03.11.99
16.00 Dars ul Hadith
16.25 Quiz: Khutbat e Imam
16.55 German Service: Lajna Diskussion, ...
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith, Preview
18.30 Urdu Class: Lesson No: 120
Rec: 26.11.95
19.35 Ramadhan Programme
19.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.395
Rec: 23.04.98
20.50 Philosophy of the Teachings of Islam
Presented by Munir Adilbi Sahib
21.15 Dars ul Quran (1999): (R)
Rec: 11.12.99
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.15 Ramadhan Programme
22.50 Mulaqat: With Huzoor and Atfal (R)

Sunday 12th December 1999
03 Ramadhan 1420

00.05 Tilawat, News,
00.40 Quiz: Khutbat e Imam (R)
01.05 Dars ul Quran (1999): (R)
Rec :11.12.99
02.20 Canadian Horizons: Children's Class
No.26, With Naseem Mehdi Sahib
03.20 Ramadhan Programme
03.30 Urdu Class: Lesson No.120 (R)
04.55 Mulaqat: Huzoor and Atfal (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News, Preview
07.10 Quiz: Khutbat-e-Imam
07.30 Q/A Session: From UK Health Forum 98
08.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.395 (R)
09.35 Urdu Class: Lesson No.120 (R)
10.35 Indonesian Service: Tilawat,...
11.45 Dars ul Quran <u>LIVE</u>
13.05 Tilawat, News
13.40 Friday Sermon (R)
14.40 Bengali Service: Blessings of Ramadhan
15.10 Rencontre Avec Les Francophones:
Rec: 18.10.99
16.30 Children's Corner: Lesson No.42, Final Pt
17.00 German Service
18.05 Tilawat, Weekly Preview
18.25 Urdu Class: Session No.121
Rec: 01.12.95
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.396
Rec: 28.04.98
20.35 Moshaira: Part 2
21.15 Dars ul Qur'an (1999) : (R)
22.55 Rencontre Avec Les Francophones (R)

Monday 13th December 1999
04 Ramadhan 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Class: No.42, Final Part (R)
01.05 Dars ul Quran (1999) : (R)
02.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.396
Rec: 28.04.98
03.15 Ramadhan Programme
03.35 Urdu Class: Session No.121 (R)
04.55 Rencontre Avec Les Francophones (R)
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Class: No.42, Final Part (R)
07.15 Q/A Session: UK Health Forum 1998 (R)
08.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.396 (R)
09.40 Urdu Class: Lesson No.121 (R)
10.40 Indonesian Service: Friday Sermon
Rec:22.10.99
11.45 Dars ul Quran <u>LIVE</u>
13.05 Tilawat, News
13.55 Bengali Service: Various Items
15.00 Mulaqat: Huzoor and German Speakers
Rec: 06.11.99
16.20 Children's Class: With Huzoor
Class No. 43, Part 1 Rec: 11.11.95
16.55 German Service:
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class: Lesson No.122
Rec: 02.12.95
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.396
Rec: 28.04.98
20.40 Turkish Item: with Dr M.J. Shams
A discussion about fasting
21.15 Dars ul Quran (1999): (R)
22.15 Ramadhan Programme
22.45 Mulaqat: Huzoor and German Speakers

Tuesday 14th December 1999
05 Ramadhan 1420

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Class with Huzoor (R)
01.00 Dars ul Quran (1999): (R)
Rec: 13.12.99
02.00 Dars ul Hadith
02.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.396 (R)
03.20 Ramadhan Programme
03.40 Urdu Class: Lesson No.122 (R)
04.55 Mulaqat: Huzoor and German Speakers
Rec: 06.11.99
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Class with Huzoor (R)
07.10 Pushto Programme: Friday Sermon
Rec: 05.06.98
08.15 Liqa Ma'al Arab: Session No. 396 (R)
09.10 Dars ul Hadith
09.25 Urdu Class: Lesson No.122 (R)
10.35 Indonesian Service: Various Items (R)
11.45 Dars ul Quran <u>LIVE</u>
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.45 Dars ul Hadith
13.05 Tilawat, News
12.40 Learning Swedish: Lesson No.30
13.55 Bengali Service: Various Items
15.00 Mulaqat: Huzoor and Bengali Speakers
Rec: 26.10.99
16.25 Children's Corner: Workshop
Produced by MTA Pakistan
16.45 Ramadhan Programme
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class: Lesson No.123
Rec: 03.12.95
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.399
Rec: 05.05.98
20.40 Norwegian Programme: Part 1
Discussion about Ramadhan
21.15 Dars ul Quran (1999) (R)
Rec: 14.12.99
22.50 Mulaqat: Huzoor and Bengali Speakers

Wednesday 15th December 1999
06 Ramadhan 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: : Workshop (R)
01.00 Dars ul Quran (1999) (R)
02.00 Dars ul Malfoozat
02.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.399 (R)
03.15 Ramadhan Programme
02.00 Rencontre Avec Les Francophones (R)
03.40 Urdu Class: Lesson No.123 (R)
04.55 Mulaqat: Huzoor and Bengali Speakers
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Workshop (R)
07.00 Swahili Programme: Muzakra
Host: Maulana Abdul Basit Shahid Sahib
07.40 Dars ul Hadith: In Swahili Language
08.15 Ramadhan Programme
08.05 Liqa Ma'al Arab: Session No 399 (R)
09.25 Urdu Class: Lesson No.123 (R)
10.30 Indonesian Service:
11.45 Dars ul Quran <u>LIVE</u>
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.05 Tilawat, News
13.55 Bengali Service: Various Items
15.05 Majlis e Irfan: With Huzoor
Rec: 29.10.99
16.05 Children's Corner: Guldasta
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class: Lesson No.124
Rec: 08.12.95
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.402
Rec:12.05.98
20.35 MTA France: Aurore
21.15 Dars ul Quran (1999): (R)
Rec:15.12.99
22.15 Ramadhan Programme
22.35 Duree Sameen: Pronunciation of Nazms
22.55 Majlis e Irfan: (R)

Thursday 16th December 1999
07 Ramadhan 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Guldasta (R)
01.05 Dars ul Quran (1999): (R)
02.05 Dars ul Hadith
02.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.402 (R)
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
03.20 Ramadhan Programme
03.35 Urdu Class: Lesson No.124 (R)
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
04.40 Dars Malfoozat
05.05 Majlis e Irfan (R)
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Guldasta (R)
07.10 Sindhi Programme: Friday Sermon
Rec: 05.03.99
With Sindhi Translation
08.15 Ramadhan Programme
08.25 Liqa Ma'al Arab: Session No. 402 (R)
09.25 Urdu Class: Lesson No.124 (R)
10.40 Indonesian Service: Various Items
11.45 Dars ul Quran <u>LIVE</u>
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.05 Tilawat, News
13.55 Bengali Service: Friday Sermon by Huzoor
Rec: 30.04.99
14.55 Homeopathy Class: Lesson No.85
Rec: 06.06.95
16.05 Dars ul Hadith
16.25 Children's Corner: Workshop
Produced by MTA Pakistan
16.25 Ramadhan Programme

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 | Friday, December 10, 1999 | Issue No. 50

حاصل مطالعہ

احمد طاہر مرزا ۔ ربوہ

نوادرات تصوف

تصوف اور اہل تصوف کی اصطلاحات میں کشف ، کرامات ، معجزات ، القاء، وحی اور الہامات لازمی اجزاء ہیں بلکہ عملی طور پر ہزاروں صوفیاء، اولیاء، ابدال، اقطاب، محدثین اور علمائے ربانی کو متعدد مرتبہ تفہیمات ربانیہ اور تفہیمات الٰہیہ کا مقام حاصل ہوا۔

اسلامی دنیا میں سب سے زیادہ صوفیاء، جنوبی ایشیا کی سرزمین ہندوپاک میں گزرے ہیں۔اس کے علاوہ عراق، شام، مصر اور ایران کے اوطان بھی صوفیاء کا لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں۔

برصغیر پاک وہند میں صوفیاء کے متبعین کی تعداد کروڑوں میں ہے اور پوجا کی حد تک ان سے عقیدت رکھی جاتی ہے۔ تاہم جہاں تک صوفیاء کے عقائد اور اقوال اور اعمال کا ذکر ہے وہاں آج کے اکثر پیرد کاران بالکل بے عمل اور بے بس نظر آتے ہیں۔ عقیدت بس اس چیز کا نام رہ گیا ہے کہ مزاروں پر حاضری، مزاروں کی زیارت، مزاروں پر چڑھاوے چڑھانا ، پھولوں کی برسات کرنا، چادر چڑھانا، غسل دینا اور نذرونیاز کرنا نیز مرادیں مانگنا۔ جس عمل کو پیدا کرنے کے لئے صوفیاء نے مشقت کی عملی زندگی گزاری آج وہ عمل یکسر ختم ہو گیا ہے اور جاہلانہ عقیدت نے شرک کی راہ کھول دی ہے۔

قرآن کریم کے ارشادات کے مطابق وحی و الہامات کا سلسلہ جاری ہے البتہ شرعی وحی ختم ہو گئی ہے۔ محدثین اور مفسرین کا جم غفیر اس بات کا شاہد ناطق ہے اور صوفیاء اور اولیاء نے اپنے ملفوظات ، کلام اور کتب میں اپنے الہامات ، کشوف، وحیوں کا ذکر کر کے عملی طور پر قرآن کریم کی تعلیم کی تصویر پیش کر دی۔

برصغیر کے کروڑوں تصوف کے متبعین کو جب صوفیاء کے عقائد دربارہ وحی والہام ان کے ملفوظات اور کتب سے بتلائے جاتے ہیں تو وہ سرے سے اس کا انکار کر دیتے ہیں اور تجاہل عارفانہ کے رویوں کا جال بچھادیتے ہیں تاہم حقائق کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔

زیر نظر مضمون میں چند ایک صوفیاء کے وحی والہام کے بارہ میں عقائد نیز نبوت ولایت کے بارہ میں ان کی آراء پیش کی جارہی ہیں:

حضرت امام غزالیؒ

غزالی کہتے ہیں:۔

”من اول الطريقة تبتدئ المكاشفات والمشاهدات حتى انهم فى يقظتهم يشاهدون الملئكة وارواح الانبياء ويسمعون منهم اصواتا وَيقتبسون منهم فوائد۔

(المنقذ من الضلال صفحه ۵۰)

یعنی اس راہ کے مسافروں کو مکاشفات و مشاہدات کی نعمت ابتدا ہی میں حاصل ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ بیداری کی حالت میں نبیوں کی ارواح اور فرشتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ان کی آوازیں سنتے ہیں اور ان سے فائدے حاصل کرتے ہیں۔

شہاب الدین سہروردیؒ

صاحب ”عوارف“ نے غالباً اسی مقام کے حامل شیخ تصوف کے بارے میں لکھا ہے:

”والشيخ للمريدين امين الالهام كما ان جبريل امين الوحى فكما لايخون جبريل فى الوحى لا يخون الشيخ فى الالهام ، و كما ان رسول الله ﷺ لا ينطق عن الهوىٰ فالشيخ مقتد برسول الله ﷺ ظاهراً و باطنا لا يتكلم بهوى النفس“.

یعنی شیخ اپنے مریدوں کے لئے اسی طرح الہام کا امین ہے جس طرح جبریل امین وحی ہیں۔ پھر جس طرح جبریل وحی میں کوئی خیانت نہیں کرتے اسی طرح شیخ الہام میں خیانت نہیں کرتا اور جس طرح نبی کریم ﷺ اپنے نفس کی خواہش سے نہیں بولتے اسی طرح شیخ بھی ظاہر و باطن میں حضور ﷺ ہی کی پیروی کرتا ہے وہ بھی کبھی اپنے نفس کی خواہش سے نہیں بولتا“۔

(عوارف المعارف ۔ مترجم شمس بریلوی ، باراول ۔ کراچی مدینه پبلشنگ کمپنی ۱۹۷۷ باب ۵۱ صفحه ۵۶۱)

اکابر امت بھی معراج کو گئے

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں:

ادخلنى فى الفلك الاسفل ، فدوّرنى فى الملكوت السفلى فارانى الارضين و ما تحتها الى الثرىٰ،ثم ادخلنى فى الفلك العلوى فطوف بى فى السمٰوٰت وارانى ما فيها من الجنان الى العرش ثم اوقفنى بين يديه فقال لى :سلنى اى شىء رأيت حتى اهبه لك۔

یعنی اللہ تعالیٰ مجھے فلک اسفل میں لے گئے اور ملکوت سفلی کی سیر کروائی ،اس طرح مجھے ساری زمینیں اور پاتال تک دکھائی، پھر فلک علوی میں لے گئے اور مجھے سارے آسمان اور ان میں بہشت کے باغوں سے لے کر عرش بریں تک جو کچھ ہے وہ سب دکھایا۔ اس کے بعد مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا: مانگو جو کچھ تم نے دیکھا ہے میں تمہیں دوں گا۔

(قوت القلوب جلد ۲ صفحه ۷۰)

کمالات نبوت باقی ہیں

حضرت ابن عربیؒ فرماتے ہیں:

”فان النبوة التى انقطعت بوجود رسول الله ﷺ انما هى نبوةالتشريع لامقامها ، فلا شرع يكون ناسخا لشرعه ﷺ ولا يزيد فى حكمه شرع اخر. وهذا معنى قوله ﷺ ان الرسالة والنبوة انقطعت ، فلا رسول بعدى ولانبى ، اى لا نبى بعدى يكون على شرع مخالفا لشرعى ، بل اذاكان يكون تحت حكم شريعتى۔

یعنی جو نبوت نبی ﷺ پر ختم ہوئی وہ محض تشریعی نبوت ہے۔ نبوت کا مقام ابھی باقی ہے۔اس وجہ سے بات صرف یہ ہے کہ اب کوئی نئی شریعت نبی ﷺ کی شریعت کو نہ منسوخ کرے گی اور نہ آپ کے قانون میں سے کسی نئے قانون کا اضافہ کرے گی۔ حضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ نبوت و رسالت ختم ہو گئی اس لئے میرے بعد اب کوئی رسول اور نبی نہیں ہو گا در حقیقت اسی مدعا کا بیان ہے۔ آپ کے اس ارشاد کا مطلب یہی ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو گا جس کی شریعت میری شریعت کے خلاف ہو بلکہ وہ جب ہو گا تو میری شریعت ہی کا پیرو ہو گا“۔(فتوحات مكيه جلد دوم صفحه ۳)

☆......☆......☆

حضرت شیخ احمد سرہندی (مجدد الف ثانی) منصب نبوت کے بارہ میں فرماتے ہیں:

(ترجمہ از فارسی): ”جاننا چاہئے کہ منصب نبوت حضرت خاتم الرسل علیہ و علیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو چکا ہے لیکن اس منصب کے کمالات سے تابعداری کے باعث آپ کے تابعداروں کو بھی کامل حصہ عطا ہوا ہے۔ یہ کمالات طبقہ صحابہ میں زیادہ ہیں۔ اور تابعین اور تبع تابعین میں بھی اس دولت نے کچھ کچھ اثر کیا ہوا ہے۔اس کے بعد یہ کمالات پوشیدہ ہو گئے ہیں اور ولایت ظلی کے کمالات جلوہ گر ہوئے ہیں لیکن امید ہے کہ ہزار سال گزرنے کے بعد یہ دولت از سرنو تازہ ہو اور غلبہ اور شیوع پیدا کرے اور کمالات اصلیہ ظاہر ہوں اور ظلیہ پوشیدہ ہو جائیں اور حضرت مہدی علیہ الرضوان ظاہر و باطن میں اسی نسبت علیہ کو رواج دیں گے“۔

(مکتوبات امام ربانی ، دفتر اول ، مکتوب نمبر ۲۶۰ ۔ ترجمه محمد سعید احمد، باراول کراچی مدینه پبلشنگ کمپنی ۱۹۷۱ء صفحه ۶۱۸،۶۱۹)

وقف جدید کا مالی سال ۱۹۹۹ء

وقف جدید کا مالی سال ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۹ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ جنہوں نے ابھی تک کسی وجہ سے اپنے وعدہ کے موافق پوری ادائیگی نہیں کی وہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے ادائیگی فرمادیں اور جو ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شمولیت سے محروم ہیں وہ اس میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔اس سلسلہ میں سیکرٹریان وقف جدید خصوصی مساعی بروئے کار لائیں۔

تمام امراء کرام ، مبلغین کرام اور صدر صاحبان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وصولی کی رپورٹ ۲۵ر دسمبر ۱۹۹۹ء تک وکالت مال لندن کو پہنچانے کا انتظام فرمادیں۔

جزاء كم الله احسن الجزاء۔ (ایڈیشنل وكيل المال ۔لندن)

تقریب آمین

۲۱ر نومبر بروز اتوار بعد نماز ظہر و عصر مسجد فضل لندن میں حسب ذیل بچوں کے قرآن مجید ناظرہ ختم کرنے کی تقریب آمین منعقد ہوئی:

ا۔ عزیزم صہیب احمد ابن مکرم ظہیر رشید صاحب، کارکن ایم ٹی اے۔

۲۔ عزیزم شرجیل احمد ابن مکرم تنویر احمد صاحب حلقہ بالہم۔

۳۔ عزیزم عثمان شہزاد ابن مکرم امجد شہزاد بٹ صاحب حلقہ ٹوٹنگ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تینوں بچوں سے باری باری قرآن مجید کی آخری تین سورتیں پڑھوا کر سنیں اور عمدہ تلاوت پر انہیں مبارکباد دی اور دعاؤں سے نوازا۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے دعا ختم القرآن پڑھی اور اس کا اردو ترجمہ پڑھا۔ حضور انور کی اقتداء میں تمام حاضرین نے بھی ساتھ یہ دعا اور اس کا ترجمہ پڑھا۔

اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن مجید کی سچی محبت عطا فرمائے اور اس کی برکات سے نوازے۔

اخبار الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔